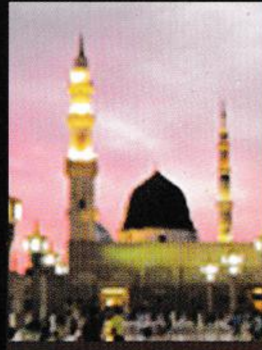





مسائل حج وزیارت

از

اعلیحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ



پیشکش: الرضا پبلیکیشن ۳۷؍ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲؍ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سلسلہ اشاعت نمبر ۷ - بار سوم)

انوار البشارة

فی

مسائل الحج والزیارة

۱۳۲۹ھ

مصنف

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت مولانا الشاہ الحاج

مفتی محمد احمد رضا خان رضی اللہ عنہ

بظل کرامت

تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم قبلہ رضی اللہ عنہ

حسب فرمائش

جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب ازہری

طابع وناشر

رضا اکیڈمی

۵۲، رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

فیکس: ۲۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۲۶۶۳۴۲۱۵۶ ۰۲۲_

پیش لفظ

از حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صاحب صدیقی مدظلہٗ

یہ رسالہ مبارکہ المسمیٰ بانوار البشارہ فی مسائل الحج والزیارہ، اس سے پہلے ہند و پاکستان میں کئی مرتبہ چھپ چکا ہے، اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اِدھر چھپا اور اُدھر ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور اس کی مانگ میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس رسالہ مبارکہ میں مسائل حج و زیارۃ مستند طریقے پر جمع کئے گئے ہیں اور اختصار کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ سفر حج و زیارت کے کئی مراحل و منازل ہوتے ہیں۔ ان مسائل کی ترتیب و تدوین اس خوبی سے کی گئی ہے کہ جس مسئلہ کو دیکھنا ہو اسی باب میں مل جاتا ہے جو اس کے لئے قائم کیا گیا۔ عبارت نہایت باوقار، جامع اور قرآن و حدیث و فقہ کی اصطلاحات پر مشتمل ہے۔ حرمین طیبین کے مسافر کے لئے بہترین معلم و رہنما ہے۔ مقاماتِ مقدسہ کا ادب سکھاتا ہے اور ارکان حج کی ادائیگی کے وقت جو کیفیت ایک حاجی کے دل میں ہونی چاہیئے اس کی نشاندہی کرتا ہے۔ غرض یہ کہ ظاہری و معنوی اعتبار سے یہ ایک بہترین تحفہ ہے۔ اس رسالہ مبارکہ کو اس صدی کے مجدد برحق امام اہلسنت حضرت الشاہ احمد رضا خاں

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تصنیف فرمایا جن کی جلالت علمی کو ان کے مخالفین بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔ جن کا شہرہ عالمگیر ہے۔ ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ جن کے پاس اکناف عالم سے سوالات آتے تھے اور وہ اپنی مجلس میں متعدد محرروں کو بٹھا کر بہ نفس نفیس جوابات تحریر کراتے تھے۔ ہندوستان کا والسرائے بھی حیران ہو کر یہ کہا کرتا کہ جتنی ڈاک حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کے پاس آتی ہے وہ تو میرے پاس بھی نہیں آتی۔ بعض بعض سوالات پر تو رسالے تصنیف فرما دیتے جو چار سو و پانچسو صفحات پر مشتمل ہیں۔ علماء انگشت بدنداں ہیں کہ اعلیٰ حضرت جس مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں تو وہ قلم پھر نہیں رکتا۔ علوم کے دریا بہاتے ہیں، علماء و سلف کی تحریروں کو بطور سند استشہاد پیش کرنے کے بعد، قال الرضا، کہکر مسائل میں وہ وہ موشگافیاں فرماتے ہیں کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آداب شریعت کا پاس و لحاظ بہت زیادہ رہتا ہے۔ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈنکے بجاتے ہیں۔

سفر حرمین طیبین کے لئے تشریف لے جاتے تو عجیب شان کے ساتھ جیسے جیسے تاریخ روانگی قریب آتی ہے تو اشتیاق میں اضافہ ہوتا ہے اور وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے، مدینہ اور مدینہ والے کے جلووں سے اعلیٰ حضرت کا قلب و جگر معمور ہوتا ہے اور وارفتگی طاری ہوتی ہے اور اسی وارفتگی میں یہ اشعار زبان پر آتے ہیں۔

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے — چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے — سونپا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ — ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے — مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے — جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار — ابر کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جنکے لیے حطیم — وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

جب اعلیٰ حضرت مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو مدینہ اور صاحب مدینہ کی عظمتوں کا تصور کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ — او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو — یہ راہ جانفزا میرے مولیٰ کے در کی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہونچے زائرو — کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

پھر جب سرکار مدینہ کے سبز گنبد کے قریب پہونچتے ہیں تو یوں نوا سنج ہوتے ہیں۔

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں — پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

پھر اعلیٰ حضرت اس دربار کی عظمت و بلندی اور ملائکہ کی مسلسل برائے سلام حاضری کا یوں ذکر فرماتے ہیں۔

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود — بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام — یوں بندگی زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے — رخصت ہی بارگاہ سے بس اسقدر کی ہے

پھر معصوم فرشتوں اور امت محمدیہ کے عاصی و گنا ہگاروں کی حاضریوں کا فرق ظاہر فرماتے ہیں کہ معصوم فرشتوں کو تو عمر میں صرف ایک ہی مرتبہ بارگاہ مصطفےٰ میں صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ مگر امت محمدیہ کے گنا ہگاروں و عاصیوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار — عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

زندہ رہیں تو حاضری بارگہ نصیب — مر جائیں تو حیات ابد عیش گھر کی ہے

مدینہ منورہ میں موت بڑی مبارک موت ہے جس کے بارے میں حضور نے ارشاد فرمایا۔ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ (تم میں سے جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرنا کہ جو اس میں مریگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔) اس مضمون کو بڑی خوبی کے ساتھ اپنے اس شعر میں بیان فرماتے ہیں۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند — سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

یہ سفر حرمین طیبین کے موقعہ پر اعلیٰ حضرت کے قلب و نظر کی کیفیتیں جن کو اپنے اشعار میں ظاہر فرمایا ہے لہذا ہر ناظر و مسافر حرمین کو ان کیفیات کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے اور یہی مقبولیت حج کی نشانی ہے۔

فقیر قادری رضوی
محمد مصلح الدین صدیقی
خطیب جامع مسجد کھوڑہ، گارڈن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ چند حروف ہدایت حجاج کے لئے ہیں ان میں اکثر کتاب مستطاب جواہر البیان شریف تصنیف لطیف اقدس حضرت خاتم المحققین سیدنا و مولانا مولوی محمد نقی علی خاں صاحب قادری برکاتی قدس سرہ الشریف سے التقاط[1] کئے ہیں۔ ۲۳ شوال ۱۳۲۹ھ کو والا جناب حضرت سید محمد احسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا قادری غفرلہ سے فرمایا کہ ۱۰ شوال کو میرا ارادہ حج ہے۔ بہت لوگ جاتے ہیں۔ حج کا طریقہ اور سفر کے آداب لکھ کر چھاپ دے۔ حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجال یہ چند سطور تحریر ہوئیں امید ہے کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے۔ آمین

---

[1] اور صدہا مسائل اپنے رسائل اور منسک متوسط وغیرہ سے اضافہ کئے۔ ۱۲ منہ

فصل اوّل آداب سفر و مقدمات حج میں

۱۔ جس کا قرض آتا ہو یا امانت پاس ہو ادا کر دے۔ جن کے مال ناحق لئے ہوں واپس دے یا معاف کرالے پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دیدے۔

۲۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو۔

۳۔ جن کی بے اجازت سفر مکروہ ہے۔ جیسے ماں، باپ، شوہر اسے رضامند کرے جس کا اس پر قرض آتا ہے اس وقت نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے۔ پھر بھی حج کسی کی اجازت نہ دینے سے رک نہیں سکتا۔ اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

۴۔ اس سفر سے مقصود صرف اللہ و رسول ہوں۔

۵۔ عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو۔ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے۔ سفر حرام ہے۔ اگر کرے گی حج ہو جائے گا۔ مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

۶۔ توشہ مال حلال سے ہو ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں۔ اگرچہ فرض اتر جائے گا۔

۷۔ حاجت سے زیادہ توشہ لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے یہ حج مبرور کی نشانی ہے۔

۸۔ عالم کتب فقہ بقدر کفایت ساتھ لے ورنہ کسی عالم کے ساتھ جائے۔ یہ بھی

نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

۹۔ آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے۔ کہ سنت ہے۔

۱۰۔ اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیق دیندار ہو کہ بد دین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر ہے۔

۱۱۔ حدیث میں ہے۔ جب تین آدمی سفر کو جائیں۔ اپنے میں ایک کو سردار بنا لیں۔ اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ سردار اسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو۔ سردار کو چاہیے۔ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

۱۲۔ چلتے وقت سب عزیزوں، دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے۔ جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے۔ واجب ہے کہ قبول کرے۔ ورنہ حوضِ کوثر پہ آنا نہ ملے گا۔

۱۳۔ وقتِ رخصت سب سے دعا لے کہ برکت پائے گا۔

۱۴۔ ان سب کے دین۔ جان۔ اولاد۔ مال۔ تندرستی۔ عافیت خدا کو سونپے۔

۱۵۔ لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد و قل سے پڑھ کر باہر نکلے۔ وہ رکعتیں واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔

۱۶۔ جدھر سفر کو جائے۔ جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت

مبارک ہے اور اہلِ جمعہ کو سفر جمعہ قبل جمعہ اچھا نہیں۔

۱۷۔ دروازہ سے باہر نکلتے ہی کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا اَحَدٌ۔ (اور درود شریف کی کثرت کرے)

اللہ کے نام اور اللہ کی مدد سے اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ خود لغزش کریں یا دوسرا ہمیں لغزش دے یا خود بہکیں یا دوسرا بہکا دے یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم ہو یا جہل کریں یا ہم پر کوئی جہل کرے۔

۱۸۔ سب سے رخصت کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو وقت کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔

۱۹۔ چلتے وقت کہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔ واپسی تک مال اور اہل و عیال محفوظ رہیں گے۔

الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ سفر کی مشقت اور واپسی کی بدحالی اور مال یا اہل یا اولاد میں کوئی بری حالت نظر آنے سے۔

۲۰۔ اسی وقت تَبَّتْ کے سوا قُلْ یٰۤاَیُّھَا سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک پانچ

سورتیں سب معہ بسم اللہ پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے راستے بھر آرام سے رہے گا۔

۲۱۔ نیز اس وقت

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ۔	بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا، ضرور تجھے پھرنے کی جگہ واپس لائے گا۔

ایک بار پڑھے باخیر واپس آئے گا۔

۲۲۔ ریل وغیرہ یا جس سواری پر سوار ہو بِسْمِ اللّٰہِ کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحٰنَ اللّٰہِ تین تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار پھر کہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝	پاکی ہے اسے جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا اور ہم میں اس کی طاقت نہ تھی۔ بے شک ہم ضرور اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

اس کے شر سے بچے۔

۲۳۔ ہر بلندی پر چڑھتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ڈھال میں اترتے سُبْحٰنَ اللّٰہِ۔

۲۴۔ جس منزل میں اترے

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہے ہر نقصان سے بچے گا۔	میں اللہ کی کامل باتوں کی پناہ مانگتا ہوں اس کی سب مخلوق کی شر سے۔

۲۵۔ جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے کہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔	الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں اس بستی کی بھلائی اور اس بستی والوں کی بھلائی اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی اور تیری پناہ مانگتے ہیں اس بستی کی برائی سے اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کی برائی سے۔

ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

۲۶۔ جس شہر میں جائے وہاں کے سُنّی عالموں اور باشرع فقیروں کے پاس ادب سے حاضر ہو۔ مزارات کی زیارت کرے۔ فضول سیر تماشے میں وقت نہ کھوئے۔

۲۷۔ جس عالم کی خدمت میں جائے وہ مکان میں ہو تو آواز نہ دے باہر آنے کا انتظار کرے۔ اس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے۔ بے اجازت لئے مسئلہ نہ پوچھے۔ اس کی کوئی بات اپنی نظر میں خلافِ شرع ہو تو اعتراض نہ کرے اور دل میں نیک گمان رکھے۔ مگر یہ سُنّی عالم کے لئے ہے۔ بدمذہب کے سائے سے بھاگے۔

۲۸۔ ذکرِ خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا نہ کہ شعر و لغویات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔ رات کو زیادہ چلے کہ سفر جلد طے ہوتا ہے۔

۲۹۔ منزل میں راستے سے بچ کر اترے کہ وہاں سانپ وغیرہ موذیوں کا

گذر ہوتا ہے۔

۳۰۔ راستہ پر پیشاب وغیرہ باعث لعنت ہے۔

۳۱۔ منزل میں متفرق ہوکر نہ اتریں۔ ایک جگہ رہیں۔

۳۲۔ ہر سفر خصوصاً سفر حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کیلئے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافروں کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳۳۔ جب دریا میں سوار ہو کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۝ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

اللہ کے نام سے ہے اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔ کافروں نے خدا ہی کی قدر جیسی چاہیے تھی نہ پہچانی حالانکہ ساری زمین قیامت کے دن بہت حقیر سی چیز کی طرح اس کے قبضے میں ہے اور سب آسمان اس کی قدرت سے لپیٹے جائیں گے۔ وہ پاک و بلند ہے۔ ان کی شرک سے۔

ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ جب کسی مشکل میں مدد کی حاجت ہو تین بار کہے۔ یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِیْ (اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو) غیب سے مدد ہوگی یہ حکم حدیث میں ہے۔

۳۴۔ یَا صَمَدُ (اے بے نیاز) ۱۳۴ بار روزانہ پڑھے بھوک پیاس سے بچے گا۔

۳۵۔ اگر دشمن یا رہزن کا ڈر ہو لایلف پڑھے۔ ہر بلا سے امان رہے۔

۳٦۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی ایک بار ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان رہے۔

۳۷۔ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو کہے۔

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِجْمَعْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ ضَالَّتِیْ

اے یقینی دن کے لئے سب لوگوں کے جمع فرمانے والے بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا مجھے میری گمی چیز ملا دے۔

ان شاء اللہ تعالے مل جائے گی۔

۳۸۔ کرایہ کے اونٹ وغیرہ پر جو کچھ بار کرنا ہو اس کے مالک کو دکھالے اور اس سے زیادہ بغیر اس کی اجازت کے نہ رکھے۔

۳۹۔ جانور کے ساتھ نرمی کرے طاقت سے زیادہ کام نہ لے۔ بے سبب نہ مارے۔ نہ کبھی منہ پر مارے۔ حتی المقدور اس پر نہ سوئے کہ سوتے کا بوجھ زیادہ ہو جاتا ہے۔ کسی سے بات وغیرہ کرنے کو کچھ دیر ٹھہرنا ہو تو اترے اگر ممکن ہو۔

۴۰۔ صبح و شام اتر کر کچھ دیر پیادہ چلنے میں دینی دنیوی بہت فائدے ہیں۔

۴۱۔ بدووں اور سب عربوں سے بہت نرمی سے پیش آئے۔ اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل کرے اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خصوصاً اہل حرمین، خصوصاً اہل مدینہ، اہل عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے۔ نہ دل میں کدورت لائے۔ اس میں

دونوں جہاں کی سعادت ہے ۔

۴۲ ۔ جمّال یعنی اونٹ والوں کو یہاں کے سے کرائے والے نہ سمجھے ۔ بلکہ اپنا مخدوم جانے اور کھانے پینے میں ان سے بخل نہ کرے کہ وہ ایسوں سے ناراض ہوتے ہیں ۔ اور تھوڑی بات میں بہت خوش ہو جاتے ہیں اور امید سے زیادہ کام آتے ہیں ۔

۴۳ ۔ سفرِ مدینہ طیبہ میں قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث بہ مجبوری ظہر و عصر ملاکر پڑھنی ہوتی ہے ۔ اس کے لئے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کرے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے ۔ یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے ساتھ عشاء بھی انہیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہوا کہ عصر کے وقت ظہر یا عشاء کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت نکلنے سے پہلے ارادہ کرے کہ ان کو عصر و عشاء کے ساتھ پڑھوں گا ۔

۴۴ ۔ واپسی میں بھی یہ طریقے ملحوظ رکھے جو یہاں تک بیان ہوئے ۔

۴۵ ۔ مکان پر اپنے آنے کی تاریخ و وقت کی اطلاع پہلے سے دیدے ۔ بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں ۔

۴۶ ۔ سب سے پہلے اپنی مسجد سے دو رکعت نفل کے ساتھ ملے ۔

۴۷ ۔ دو رکعت گھر میں آکر پڑھے ۔ پھر سب سے بہ کشادہ پیشانی ملے ۔

۴۸ ۔ عزیز دوستوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لئے کرے کہ قبول ہے ۔



فصل دوم احرام اور اس کے احکام اور داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام

۱۔ ہندیوں کے لیے میقات (جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے) کوہ یلملم کی محاذات ہے۔ یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے جب جدہ دو تین منزل رہ جاتا ہے۔ جہاز والے اطلاع دے دیتے ہیں۔ پہلے سے احرام کا سامان تیار کر رکھیں۔

۲۔ جب وہ جگہ قریب آئے خوب مل کر نہائیں، وضو کریں اور نہ نہا سکیں تو صرف وضو کر لیں۔

۳۔ چاہیں تو مرد سر منڈا لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی۔ ورنہ کنگھی کر کے خوشبودار تیل ڈالیں۔

۴۔ ناخن کتریں۔ خط بنوائیں۔ موئے بغل و زیر ناف دور کریں۔

۵۔ خوشبو لگائیں کہ سنت ہے۔

۶۔ مرد سلے کپڑے اتاریں ایک چادر نئی یا دھلی اوڑھیں۔ اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں، یہ کپڑے سفید بہتر ہیں۔

۷۔ جب وہ جگہ آجائے دو رکعت بہ نیت احرام پڑھیں۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، دوسری میں قل ھو اللہ۔

۸۔ اب حج تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ نرا حج کرے۔ اسے افراد

کہتے ہیں اس میں بعد سلام یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی۔	الٰہی میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور مجھ سے قبول فرما میں نے خاص اللہ تعالیٰ کے لیے حج کی نیت کی۔

دوسرا یہ کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے۔ مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھے اسے تمتع کہتے ہیں اس میں بعد سلام یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی

تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے اسے قران کہتے ہیں اس میں بعد سلام یوں کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک باواز کہے لبیک یہ ہے۔ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔

۹۔ یہ احرام تھا اس کے ہوتے ہی یہ کام حرام ہو گئے۔ عورتوں سے صحبت بوسہ۔ مساس۔ گلے لگانا۔ اس کی اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں بہ شہوت ہوں۔ عورتوں کے سامنے اس کا نام لینا فحش گناہ ہمیشہ حرام تھے اور اب سخت حرام ہو گئے، کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا۔ جنگل کا شکار اسکی طرف شکار کرنے والے کو اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا۔

بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کے لیۓ چھری دینا۔ اس کے انڈے توڑنا۔ پر اکھیڑنا۔ پاؤں یا بازو توڑنا۔ اس کا دودھ دوہنا۔ اس کا گوشت یا انڈے پکانا۔ بھوننا بیچنا۔ خریدنا۔ کھانا۔ ناخن کترنا۔ سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جدا کرنا۔ منہ یا سر کو کسی کپڑے سے چھپانا۔ بستر یا کپڑے[۲] کی بقچی یا گٹھڑی سر پر رکھنا۔ عمامہ باندھنا برقع دستانے پہننا۔ موزے یا جرابیں وغیرہ جو پنڈلی اور اقدام کے جوڑ کو چھپالے پہننا۔ سلا کپڑا پہننا۔ خوشبو بالوں یا بدن یا کپڑوں میں لگانا۔ ملاگیری یا کسم کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا۔ جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔ خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا۔ ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا۔ جس میں فی الحال مہک ہو۔ جیسے مشک، عنبر زعفران، سر یا داڑھی خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا۔ جس سے جوئیں مر جائیں۔ وسمہ، مہندی کا خضاب لگانا۔ گوند وغیرہ سے بال جمانا۔ زیتون یا تل کا تیل۔ اگرچہ بے خوشبو ہو بدن یا بالوں میں لگانا۔ کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو۔ جوں مارنا۔ پھینکنا کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا۔ کپڑا اس کے مارنے کو دھونا یا دھوپ میں ڈالنا۔ بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مرنے کو لگانا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔

۱۰ - احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ بدن کا میل چھڑانا۔ بال یا بدن کھلی یا

---

[۲] لو حمل علی راسه شیئاً یلبسه الناس یکون لابسا و ان کان لا یلبسه الناس کالاجانة ونحوه فلا ۱ ھ ش عن الشهر والخانیة ۱۲ منه

صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔ کنگھی کرنا۔ اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹے یا جوں گرے۔ انگرکھا۔ کرتا یا چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔ خوشبو سونگھنا۔ اگرچہ خوشبودار پھل یا پتہ ہو۔ جیسے لیموں، نارنگی پودینہ، عطردانہ۔ سر یا منہ پر پٹی باندھنا۔ غلاف کعبہ معظمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے۔ ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا۔ کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو۔ اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ زائل ہو گئی ہو۔ بے سلا کپڑا رفو کیا یا پیوند لگا ہوا پہننا۔ تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔ مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا۔ جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا۔ اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا۔ سنگھار کرنا۔ چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا۔ تہبند باندھ کر کمر بند سے کسنا۔

۱۱ - یہ باتیں احرام میں جائز ہیں۔
انگرکھا۔ کرتا۔ چغہ لپیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر[۱] اور منہ نہ چھپے۔ ان چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا۔ ہمیانی یا پٹی باندھنا میل چھڑائے حمام کرنا۔ کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا۔ چھتری لگانا۔

---

[۱] یعنی لا تعصیب راسه ولو عصبه یوما او لیلة فعلیه صدقة ولا شیئ علیه لو عصب غیره من بدنه لعلة او لغیر علة لکنه یکره ملا علة اھ فتح القدیر ۱۲ منه

انگوٹھی پہننا۔ بے خوشبو کا سرمہ لگانا۔ فصد لغیر بال مونڈے پچھنے لینا
آنکھ میں جو بال نکلے اسے جدا کرنا۔ سر یا بدن اس طرح کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے
جوں نہ گرے۔ احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی ہے اس کا لگا رہنا۔ پالتو
جانور اونٹ، گائے، بکری، مرغی کا ذبح کرنا، پکانا، کھانا، اس کا دودھ دوہنا
انڈے توڑنا، بھوننا، کھانا، کھانے کے لئے مچھلی کا شکار کرنا۔ دوا
کے لئے کسی دریائی جانور کا مارنا دوا یا غذا کے لئے نہ ہو۔ نری تفریح
منظور ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا ہو، یا جنگل خود
ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام منہ اور سر کے سوا کسی اور
جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔ سر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔ سر یا ناک پر اپنا یا
دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔ کان کپڑے سے چھپانا۔ ٹھوڑی سے نیچے ڈاڑھی
پر کپڑا آنا۔ سر پر سینی اور بوری اٹھانا۔ جس کھانے کے پکنے میں مشک
وغیرہ پڑے ہوں۔ اگرچہ خوشبو دیں یا بے پکائے جس میں کوئی خوشبو
ڈالی اور وہ بو نہیں دیتی۔ اس کا کھانا پینا۔ گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا
ناریل یا بادام یا کدو یا کاہو کا تیل کہ بسایا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا
خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا۔ جب کہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو۔
مگر کسم کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔ دین کے لئے لڑنا جھگڑنا
بلکہ حسب حاجت فرض و واجب ہے۔ جوتا پہننا جو پاؤں کے اس
جوڑ کو نہ چھپائے۔ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔
آئینہ دیکھنا۔ ایسی خوشبو کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں

جیسے اگر، لوبان، صندل یا اس کا آنچل میں باندھنا نکاح کرنا

۱۲ ان مسائل میں مرد، عورت برابر ہیں۔ مگر عورت کو چند باتیں جائز
ہیں۔ سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے تو سر
پر بستر بقچہ اٹھانا بدرجہ اولیٰ۔ گوند وغیرہ سے بال جمانا۔ سر وغیرہ
پر پٹی خواہ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا۔ اگرچہ سی کر غلاف کعبہ کے
اندر یوں داخل ہونا کہ سر پر رہے۔ منہ پر نہ آئے۔ دستانے۔ موزے
سلے کپڑے پہننا۔ عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے
ہاں اتنی آواز ہر پڑھنے میں ہمیشہ سب کو ضرور ہے کہ اپنے کان تک
آواز آئے۔

تنبیہ:۔ احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے۔ نامحرم کے
آگے کوئی پنکھا وغیرہ منہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

۱۳۔ جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں
تو گناہ نہیں۔ مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے۔ ہر طرح دینا آئے گا
اگرچہ بے قصد ہوں۔ سہواً یا جبراً یا سوتے میں۔

۱۴۔ وقت احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آگے آئے گا۔ اکثر اوقات
لبیک کی بے شمار کثرت رکھے۔ خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اترتے
دو قافلوں کے ملتے۔ صبح و شام پچھلی رات، پانچوں نمازوں
کے بعد مرد باآواز کہیں مگر اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف
نہ ہو۔

۱۵۔ جب حرم کے متصل پہنچے۔ سر جھکائے آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیے خشوع خضوع سے داخل ہو اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لبیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ کہ دن کو داخل ہو نہا کر۔

۱۶۔ مکہ معظمہ کے ارد گرد کئی کوس تک حرم کا جنگل ہے۔ ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں۔ ان حدود کے اندر تر گھاس اکھیڑنا۔ خودرو پیڑ کا کاٹنا۔ وہاں کے وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے۔ اس کے سائے میں ہرن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لیے اسے اٹھائے اور اگر کوئی وحشی جانور بیرونِ حرم کا اس کے ہاتھ میں تھا اسے لیے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہو گیا۔ فرض ہے کہ فوراً اسے آزاد کرے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت ہیں۔ ہر مکان میں رہتے ہیں خبردار ہرگز انہیں نہ اڑائے نہ ڈرائے نہ کوئی ایذا پہنچائے۔ بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکے میں بسے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے۔ ان کی ریس نہ کرے۔

۱؎ چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، بڑ، کھٹمل، مچھر، پسو، وغیرہ خبیث اور موذی جانوروں کا قتل حرم میں بھی جائز ہے اور احرام میں بھی۔ ۱۲ منہ

۲؎ کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں جس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت غارِ ثور میں انڈے دیئے تھے۔ اللہ عزوجل نے اس خدمت کے صلے میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ بخشی۔

مگر برا انہیں بھی نہ کہے۔ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو **مسلمان** انسان کا کیا کہنا۔

۱۷۔ جب ربّ العالمین جل جلالہٗ کا شہر نظر پڑے ٹھہر کر دعا مانگے اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ نہا کر داخل ہو۔ اور مدفونین جنۃ معلیٰ کے لیے فاتحہ پڑھے۔

۱۸۔ جب مدعیٰ میں پہنچے۔ جہاں سے کعبہ معظمہ نظر آئے۔ اللہ اکبر یہ عظیم قبول و اجابت کا وقت ہے۔ صدق دل سے اپنے اور تمام عزیزوں، دوستوں، مسلمانوں کے لیے مغفرت اور عافیت مانگے۔ اور فقیر ایک دعائے جامع عرض کرتا ہے۔ درود شریف کی کثرت کریں اور اسے کم از کم تین بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلِعَبْدِکَ اَحْمَدَ رَضَا ابْنِ نَقِیْ عَلِیٍّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَانْصُرْھُمَا نَصْرًا عَزِیْزًا۔ پھر درود شریف پڑھیں۔

الٰہی یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ، الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں گناہوں کی معافی اور دین اور دنیا و آخرت میں ہر بلا سے محفوظی اپنے لیے اور اپنے ماں باپ اور سب مردوں عورتوں اور تیرے حقیر بندے احمد رضا بن نقی علی کے لیے الٰہی اس کی زبردست امداد فرما آمین

۱۹۔ یوں ہی ذکر خدا و رسول اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے

فلاحِ دارین کرتا ہوا باب السلام تک پہونچے اور اس آستانہ پاک کو بوسہ دے کر داہنا پاؤں پہلے رکھ کر داخل ہو اور کہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط	اللہ کے نام سے اور سب خوبیاں خدا کو اور رسول اللہ پر سلام الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور ان کی بیبیوں پر الٰہی میرے گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے ۔

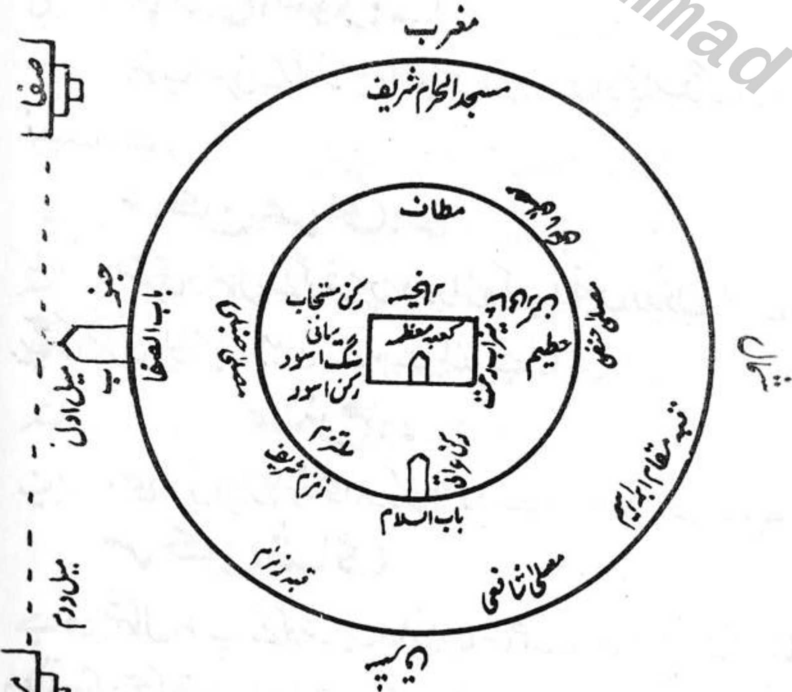
۲۰ ـ یہ دعا خوب یاد رکھے جب کبھی مسجد الحرام شریف خواہ کسی مسجد میں داخل ہو اسی طرح جائے اور یہی پڑھے ۔ اور جب کسی مسجد سے باہر آئے پہلے بایاں پاؤں باہر رکھے اور یہی دعا پڑھے مگر اخیر میں "رحمتک" کی جگہ فضلک کہے اور یہ لفظ اور بڑھادے ۔

وَسَھِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ ط	اور میرے لئے اپنی روزی کے دروازے آسان کردے ۔

اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں ۔ والحمد للہ ۔

فصل سوم طواف و سعی صفا و مروہ کا بیان

اب مسجد الحرام میں داخل ہوا اگر جماعت قائم یا نماز فرض خواہ وتر یا سنت موکدہ کے فوت ہونے کے خوف نہ ہو تو سب کاموں سے پہلے متوجہ طواف ہو کعبہ شمع ہے اور پروانہ دیکھتا نہیں کہ پروانہ شمع کے گرد کیسے قربان ہوتا ہے ۔ یونہی تو بھی اس شمع پر قربان ہونے کے لئے مستعد ہوجا پہلے



اس مقام کریم کا نقشہ دیکھے کہ جو بات کہی جائے خوب ذہن میں آئے ۔ مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے ۔ جس کے کنارے بکثرت

دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں۔ اور بیچ میں مطاف، مطاف ایک گول
دائرہ ہے۔ جس میں سنگ مرمر بچھا ہے۔ اس کے بیچ میں کعبۂ معظمہ ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد الحرام اسی قدر تھی اس کی حد پر
باب السّلام شرقی قدیم دروازے پر واقع ہے۔ رکن مکان کا گوشہ جہاں اس
کی دو دیواریں ملتی ہیں۔ جسے زاویہ کہتے ہیں اس طرح ا ب ح ا ح - ح ب
دونوں دیواریں مقام ح پر ملی ہیں یہ رکن زاویہ ہے۔ کعبۂ معظمہ کے چار رکن ہیں۔

رکن اسود:۔

جنوب مشرق کے گوشہ میں اسی میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف
نصب ہے۔

رکن عراقی:۔

مشرق و شمال کے گوشہ میں دروازہ کعبہ انہیں دونوں رکنوں کے
بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔

ملتزم:۔

اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ معظمہ تک ہے۔

رکن شامی

شمال، غرب کے گوشہ میں میزاب رحمت سونے کا پرنالہ رکن شامی
و عراقی کے بیچ کی شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔ حطیم بھی اسی شمالی
دیوار کی طرف ہے۔ یہ زمین[1] کعبہ معظمہ ہی کی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش

[1] جنوباً شمالاً چھ ہاتھ کعبہ کی زمین ہے اور بعض کہتے ہیں سات ہاتھ بعض کا خیال ہے کہ سارا حطیم ہے ۱۲

نے کعبہ از سرنو بنایا کمی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ سے باہر چھوڑ دی
اس کے ارد گرد ایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اور دونوں طرف
آمد و رفت کا دروازہ ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے۔ اس میں
داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے۔ جو بحمد اللہ تعالےٰ بے تکلف
نصیب ہوتا ہے۔

رکن یمانی۔

غرب و جنوب کے گوشہ میں مستجار رکن عراقی و یمانی کے بیچ کی غربی
دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے مقابل ہے۔ مستجاب رکن یمانی و رکن اسود کے بیچ
میں جو دیوار جنوبی ہے۔ یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لئے مقرر ہیں
فقیر نے اس کا نام مستجاب رکھا۔ مقام ابراہیم دروازہ کعبہ معظمہ کے
سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے۔ جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ بنایا تھا۔ ان کے قدم پاک کا اس پر نشان[1]
ہو گیا۔ جو اب تک موجود ہے۔ اور جسے اللہ تعالےٰ نے آیٰتٌ بَیِّنٰتٌ اللہ
کی کھلی نشانیاں فرمایا۔ زمزم شریف کا قبہ اس سے جنوب کو مسجد شریف
میں واقع ہے۔

باب الصفا مسجد شریف کے دروازوں میں ایک دروازہ ہے
جس سے نکل کر سامنے کوہ صفا ہے۔ صفا کعبہ معظمہ سے جنوب کو

[1] ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قدم پاک کے نشان میں بے قدرے بے ادب لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ معجزہ ابراہیمی ہزاروں برس سے محفوظ ہے۔ اس سے بھی انکار کر دیں۔ ۱۲ منہ

...ایک پہاڑی تھی کہ زمین میں چھپ گئی ہے۔ اب وہاں قبلہ رخ ایک دالان سا بنا دیا ہے۔ اور چڑھنے کی سیڑھیاں۔ مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب کو تھی۔ یہاں بھی قبلہ رخ دالان بنا ہے اور سیڑھیاں صفا سے مروہ تک جو فاصلہ ہے اب یہاں بازار ہے۔ صفا سے چلتے ہوئے داہنے ہاتھ کو دکانیں اور بائیں ہاتھ کو احاطہ مسجد الحرام ہے۔ میلین اخضرین اس فاصلے کے وسط میں دیوار حرم شریف میں دو سبز میل نصب ہیں۔ جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔ مسعٰی وہ فاصلہ کہ ان دونوں میلوں کے بیچ میں ہے یہ سب صورتیں رسالے میں بار بار دیکھ کر خوب ذہن نشیں کر لیجئے کہ وہاں پہونچ کر پوچھنے کی حاجت نہ ہو۔ ناواقف آدمی اندھے کی طرح کام کرتا ہے اور جو سمجھے گا وہ انکھیارا ہے اب اپنے رب عزوجل کا نام پاک لے کر طواف کیجئے۔

۱۔ شروع طواف سے پہلے مرد اضطباع کر لے۔ یعنی چادر کی سیدھی جانب داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ سیدھا شانہ کھلا رہے اور دونوں آنچل بائیں کندھے پر ڈال لے۔

۲۔ اب روبہ کعبہ حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اقدس کے قریب یوں کھڑے ہو کہ تمام پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے۔ پھر طواف کی نیت کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

۲۔ اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی داہنی سمت چلو۔ جب

سنگ اسود کے مقابل ہو (اور یہ بات ادنیٰ حرکت میں حاصل ہو جائے گی) کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجر کی طرف رہیں اور کہو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

۴۔ میسر ہو سکے تو حجر مطہر پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو۔ تین بار ایسا ہی کرو یہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے۔ یقیناً تمہارے محبوب و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور روئے اقدس اس پر رکھا ہے۔ زہے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ وہاں تک پہونچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اوروں کو ایذا دو اور نہ آپ دبو کچلو بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے سنگ اسود مبارک چھو کر اسے چوم لو۔ یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔	الٰہی تجھ پر ایمان لا کر اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کو یہ طواف کرتا ہوں۔

کہتے ہوئے در کعبہ کی طرف بڑھو۔ جب حجر مبارک کے سامنے سے گذ

جاؤ سیدھے ہو لو۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلو کہ کسی کو ایذا نہ دو۔

۶۔ مرد رمل کرتا چلے۔ یعنی جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا شانے ہلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں نہ کودتا نہ دوڑتا۔ جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا غیر کی ایذا ہو اتنی دیر رمل ترک کر دے۔

۷۔ طواف میں جس قدر خانہ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے۔ مگر نہ اتنے کہ پشتۂ دیوار پر جسم یا کپڑا لگے۔ اور نزدیکی میں کثرتِ ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دوری بہتر ہے

۸۔ جب ملتزم پھر رکن عراقی پھر میزاب الرحمتہ پھر رکن شامی کے سامنے آؤ تو یہ سب دعا کے مواقع ہیں۔ ان کے لئے خاص خاص دعائیں کہ جو جواہر البیان شریف میں مذکور ہیں سب کا یاد کرنا دشوار ہے اس سے وہ اختیار کرو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے۔ یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لئے دعا کے بدلے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔

۹۔ طواف میں دعا یا درود کے لئے کہیں رکو نہیں بلکہ چلتے میں پڑھو

۱۰۔ دعا و درود چلا چلا کر نہ پڑھو۔ جس طرح مطوف پڑھاتے ہیں بلکہ آہستہ اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

۱۱۔ جب رکن یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یا داہنے سے تبرکاً چھوؤ نہ صرف بائیں سے اور چاہو تو اسے بوسہ بھی دو اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونا یا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا نہیں۔

۱۲۔ جب اس سے بڑھو تو یہ مستجاب ہے۔ جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے۔ وہی دعائے جامع پڑھیے یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر و ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف کافی و وافی ہے۔

۱۳۔ اب جو دوبارہ حجر تک آئے یہ ایک پھیرا ہوا یونہی سات پھیرے کرو مگر باقی پھیروں میں وہ نیت کرنا نہیں کہ نیت تو ابتدا میں ہو چکی۔ اور رمل صرف اگلے تین پھیروں میں ہے باقی چار میں آہستہ بے جنبش شانہ معمولی چال سے چلو۔

۱۴۔ جب ساتوں پھیرے ہو جائیں آخر میں پھر حجر کو بوسہ دو یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کو برتو۔

۱۵۔ بعد طواف مقام ابراہیم میں آکر آیہ کریمہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى پڑھ کر دو رکعت طواف کہ واجب ہیں قُلْ یَا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ سے پڑھو اگر وقت کراہت مثلاً طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نماز عصر کے بعد غروب تک نہ ہو ورنہ وقت نکل

* مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ ۱۲ منہ

جانے پر بعد کو پڑھو۔ یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگو یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی۔ جس کے فائدوں کی عظمت اس کا لکھنا ہی چاہتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَاکَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی مِّنَ الْمَعِیْشَۃِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط	الٰہی تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے تو میرے گناہ بخشدے الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل میں پیوست ہوجائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

حدیث میں ہے اللہ جل وعلا فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا۔ غم دور کردوں گا۔ محتاجی اس سے نکال لوں گا۔ ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا۔ دنیا ناچار ومجبور اس کے پاس آئے گی گو وہ اسے نہ چاہے۔

۱۶ پھر ملتزم پر جاؤ اور قریب حجر اس سے لپٹو اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسارہ کبھی بایاں رخسارہ اس پر رکھو۔ اور دونوں ہاتھ

سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلاؤ یا داہنا ہاتھ دروازے اور بایاں سنگ اسود کی طرف اور یہاں کی دعا یہ ہے

یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَھَا عَلَیَّ ط	اے قدرت والے اے عزت والے مجھ سے زائل نہ کر جو نعمت تو نے مجھے بخشی ہے۔

حدیث میں فرمایا۔ میں جب جاتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کررہے ہیں۔

۱۷- پھر زمزم پر آؤ اور ہوسکے تو خود ایک ڈول کھینچو۔ ورنہ بھرنے والوں سے لو اور کعبہ کو منہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کے جتنا پیا جائے پیو۔ ہر بار بسم اللہ سے شروع اور الحمد للہ پر ختم باقی بدن پر ڈال لو۔ اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ یہاں وہی دعائے جامع پڑھو اور حاضری مکہ معظمہ تک پیتا تو بارہا نصیب ہوگا۔ قیامت کی پیاس سے بچنے کو پیو۔ کبھی عذاب قبر سے محفوظی کو۔ کبھی محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بڑھنے کو۔ کبھی وسعتِ رزق۔ کبھی شفائے امراض۔ کبھی حصولِ علم وغیرہا، خاص خاص مرادوں کے لئے پیو۔

۱۸- وہاں جب پیو، خوب پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث میں ہے۔ ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

۱۹- چاہ زمزم کے اندر بھی نظر کرو کہ بحکمِ حدیث دافعِ نفاق ہے۔

۲۰۔ اب اگر کوئی عذر تکان وغیرہ کا نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام لے کر صفا مروہ میں سعی کے لیے پھر حجرِ اسود کے پاس آؤ اور اسی طرح تکبیر وغیرہ کہہ کر چومو اور نہ ہو سکے تو اس کی طرف منہ کر کے فوراً باب صفا سے جانب صفا روانہ ہو دروازے سے پہلے بایاں پاؤں نکالو اور داہنا پہلے جوتے میں ڈالو۔ اور یہ ادب ہر مسجد سے باہر آتے ہمیشہ ملحوظ رکھو۔

۲۱۔ ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھو کہ کعبہ معظمہ نظر آئے (اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی سے حاصل ہے) پھر رخ بہ کعبہ ہو کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پہلے شانوں تک اٹھاؤ اور دیر تک تسبیح و تحلیل و درود و دعا کرو کہ محل اجابت ہے۔ یہاں بھی دعائے جامع پڑھو پھر اتر کر ذکر و درود میں مشغول مروہ کو چلو۔

۲۲۔ جب پہلا میل آئے مرد دوڑنا شروع کر دیں (مگر نہ حد سے زائد نہ کسی کو ایذا دیتے) یہاں تک کہ دوسرے میل سے نکل جائیں۔ اس درمیان میں سب دعا بہ کوشش تمام کرو۔ یہاں کی دعا یہ ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط | اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما تو ہی سب سے زیادہ عزت والا سب سے بڑھ کر کرم والا۔

۲۳۔ دوسرے میل سے نکل کر پھر آہستہ ہو لو یہاں تک کہ مروہ پر پہنچو یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر صعود مل جاتا ہے۔ یہاں اگرچہ عمارتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا

مگر رو بہ کعبہ ہو کر جیسا صفا پر کیا تھا کرو یہ ایک پھیرا ہوا۔

۲۴۔ پھر صفا کو جاؤ پھر آؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو ہر پھیرے میں اسی طرح کریں اس کا نام سعی ہے۔ واضح ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعال طواف و سعی کا نام ہے۔ قران و تمتع والے کے لیے یہی عمرہ ہو گیا۔ اور افراد والے کے لیے یہ طواف قدوم ہوا یعنی حاضری دربار کا مجرا۔

۲۵۔ قارن یعنی جس نے قران کیا ہے اس کے بعد طواف قدوم کی نیت سے ایک طواف و سعی اور بجا لائے۔

۲۶۔ قارن اور مفرد جس نے افراد کیا تھا لبیک کہتے ہوئے احرام کے ساتھ مکہ میں ٹھہریں ان کی لبیک دسویں تاریخ رمی جمرہ کے وقت ختم ہوگی جبھی احرام سے نکلیں گے۔ جس کا ذکر ان شاء اللہ تعالیٰ آتا ہے۔ مگر متمتع جس نے تمتع کیا تھا وہ اور معتمر یعنی نرا عمرہ کرنے والا شروع طواف کعبہ معظمہ سے سنگ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں اور طواف و سعی مذکور کے بعد حلق کریں۔ یعنی مرد سارا سر منڈا دیں یا تقصیر یعنی مرد و عورت بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں پھر متمتع چاہے تو آٹھویں ذی الحجہ تک۔

[1] کبھی احرام کے ساتھ ہی منیٰ میں قربانی کے لیے جانور ہمراہ لیتے ہیں اسے سوق ہدی کہتے ہیں اگر کسی متمتع نے ایسا احرام باندھا ہو تو اب اسے بھی عمرہ کے بعد احرام کھولنا جائز نہ ہوگا بلکہ قارن کی طرح احرام میں رہے اور لبیک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کو رمی کے ساتھ لبیک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر آئے۔ ۱۲ منہ

بے احرام رہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ جلد حج کا احرام باندھ لے۔ اگر یہ خیال نہ ہو کہ دن زیادہ ہیں قیدیں نہ نبھیں گی۔ تنبیہہ طواف قدوم میں اضطباع و رمل اور اس کے بعد صفا مروہ میں سعی ضرور نہیں مگر اب نہ کرے گا تو طواف الزیارۃ میں کہ حج کا طواف فرض ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے۔ سب کام کرنے ہوں گے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے۔ عجب نہیں کہ طواف میں رمل اور منیٰ میں دوڑنا نہ ہو سکے اور اسوقت ہو چکا تو اس طواف میں ان کی حاجت نہ ہوگی۔ لہٰذا ان کو مطلقاً داخلِ ترکیب کر دیا۔

٢٧- مفرد و قارن تو حج کی رمل و سعی سے طواف قدوم میں فارغ ہو لیے مگر متمتع نے جو طواف و سعی کیے وہ عمرہ کے تھے۔ حج کے رمل و سعی اس سے ادا نہ ہوئے۔ اور اس پر طواف قدوم ہے۔ نہیں کہ قارن کی طرح اس میں یہ امور کر کے فراغت پائے۔ لہٰذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہو لینا چاہے تو جب حج کا احرام باندھے گا۔ اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل و سعی کر کے اب اسے طواف الزیارۃ میں ان کی حاجت نہ ہوگی۔

٢٨- اب یہ سب حجاج (قارن، متمتع مفرد کوئی ہو) کہ منیٰ میں جانے کے لیے مکہ معظمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایامِ اقامت میں جس قدر ہو سکے نرا طواف بے اضطباع و رمل و سعی کرتے رہیں باہر والوں کے لیے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں دو رکعت پڑھیں۔

٢٩- اب خواہ منیٰ سے واپسی پر جب کبھی رات میں جتنی بار کعبہ معظمہ پر نظر پڑے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر تین بار کہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجیں دعا کریں کہ وہ وقت قبول ہے۔

٣٠- طواف اگرچہ نفل ہو۔ اس میں یہ باتیں حرام ہیں۔ بے وضو طواف کرنا کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم کھلا ہونا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔ بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں چلنا۔ کعبہ کو داہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا۔ طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنا۔ سات پھیروں سے کم کرنا۔ یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں۔ فضول بات کرنا بیچنا، خریدنا۔ حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا۔ ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔ ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔ رمل یا اضطباع یا بوسہ سنگ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا۔ طواف کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا۔ یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہا تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو شریک ہو جائے۔ بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کرے یوں ہی پیشاب پاخانے کی ضرورت ہو تو چلا جائے۔ وضو کر کے باقی پورا کرے۔ ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ

کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے طلوع آفتاب یا نمازِ عصر پڑھنے کے بعد سے غروبِ آفتاب تک اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں۔ وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لئے دو رکعت ادا کرے۔ خطبہ امام کے وقت طواف کرنا۔ جماعت فرض کے وقت طواف کرنا۔ ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گذر سکتا ہے کہ طواف بھی مثلِ نماز ہی ہے۔ طواف میں کچھ کھانا۔ پیشاب، پاخانے یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔

۳۱۔ یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں مباح ہیں۔ سلام کرنا۔ جواب دینا حاجت کے لئے کلام کرنا۔ فتوے پوچھنا۔ فتوے دینا۔ پانی پینا۔ حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا۔ اور سعی میں کھانا کھا سکتا ہے۔

۳۲۔ طواف کی طرح سعی بھی بلا ضرورت سوار ہو کر یا بیٹھ کر ناجائز و گناہ ہے۔

۳۳۔ سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا۔ مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے۔ یوں ہی شرکتِ جنازہ۔ یا قضائے حاجت یا تجدید وضو کو اگرچہ سعی میں ضروری نہیں خرید و فروخت۔ فضول کلام۔ صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا۔ مرد کا مسعیٰ میں بلا عذر نہ دوڑنا۔ طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا۔ سترِ عورت

نہ ہونا۔ پریشان نظری یعنی اِدھر اُدھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔ مسئلہ بے وضو بھی سعی میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں باوضو مستحب ہے۔

۳۴۔ طواف و سعی کے سب مسائل مذکورہ میں عورتیں بھی شریک ہیں۔ مگر اضطباع، رمل، سعی میں دوڑنا ان کے لئے نہیں مزاحمت کے ساتھ بوسہ سنگِ اسود یا مس رکن یمانی یا قرب کعبہ یا زمزم کے اندر نظر یا خود پانی بھرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ باتیں یوں مل سکیں کہ نامحرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر ورنہ الگ تھلگ رہنا اس کے لئے سب سے بہتر ہے۔

فصل چہارم منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

۱۔ ساتویں تاریخ مسجدِ حرام میں بعد ظہر امام خطبہ پڑھے گا اسے سنو۔

۲۔ یوم الترویہ کہ آٹھویں تاریخ کا نام ہے۔ جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور ایک نفل طواف میں رمل و سعی کرے جیسا کہ اوپر گذرا ہے۔

۳۔ جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلو اور ہو سکے تو پیادہ کہ جب تک مکہ معظمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات نیکیاں لکھی جائیں گی

سو ہزار کا لاکھ، سو لاکھ کا کروڑ، سو کروڑ کا ارب، سو ارب کا کھرب یہ نیکیاں تخمیناً اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں اور اللہ کا فضل اس نبی کے صدقے میں اس امت پر بے شمار ہے جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمدللہ رب العالمین۔

۴۔ راستے بھر لبیک و دعا و درود و ثنا کی کثرت کرو۔

۵۔ جب منیٰ نظر آئے کہو۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰٓی اَوْلِیَآئِکَ ط	الٰہی یہ منیٰ ہے تو مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے دوستوں پر کیے۔

۶۔ یہاں رات کو ٹھہرو۔ آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں مسجدِ خیف میں پڑھو۔ آج کل بعض مطوفوں نے یہ نکالی ہے کہ آٹھویں کو منیٰ نہیں ٹھہرتے سیدھے عرفات پہونچتے ہیں ان کی نہ مانے اور اس سنتِ عظمیہ کو ہرگز نہ چھوڑے قافلے کے اصرار سے ان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔

۷۔ شبِ عرفہ منیٰ میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کرو۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشا و صبح تو جماعتِ اولیٰ سے پڑھو کہ شبِ بیداری کا ثواب ملے گا۔ اور باوضو سوؤ کہ روح عرش تک بلند ہوگی۔

۸۔ صبح مستحب وقت نماز پڑھ کر لبیک و ذکر و درود میں مشغول رہو یہاں تک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے ہے

چمکے۔ اب عرفات کو چلو۔ دل کو خیالِ غیر سے پاک کرنے میں کوشش کرو کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا حج قبول کریں گے اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخشدیں گے۔ محروم وہ جو آج محروم رہا وسوسے آئیں تو ان سے لڑائی نہ باندھو کہ یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اور خیال میں لگ جاؤ۔ لڑائی باندھی۔ جب بھی تو اور خیال میں پڑے بلکہ ان کی طرف دھیان ہی نہ کرو یہ سمجھ لو کہ کوئی اور وجود ہے۔ جو ایسے خیالات لا رہا ہے۔ مجھے اپنے رب سے کام ہے۔ یوں انشاءاللہ تعالیٰ وہ مردود ناکام واپس جائے گا۔

۹۔ راستے بھر ذکر و درود میں بسر کرو۔ بے ضرورت بات نہ کرو۔ لبیک کی بے شمار بار کثرت کرتے چلو۔

۱۰۔ جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کرو کہ انشاءاللہ تعالیٰ وقتِ قبول ہے۔

۱۱۔ عرفات میں اس کوہِ مبارک کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارع عام سے بچ کر اترو۔

۱۲۔ آج کے ہجوم میں کہ لاکھوں آدمی ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں۔ اپنے ڈیرے سے جاکر واپسی میں اس کا ملنا دشوار ہوتا ہے اس لیے پہچان کر نشان اس پر قائم کرو کہ دور سے نظر آئے۔

۱۳۔ مستورات ساتھ ہوں تو ان کے برقع پر بھی کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا لگادو کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکو اور دل میں

تشویش نہ رہے۔

۱۴۔ دوپہر تک زیادہ وقت اللہ کے حضور زاری اور باخلاص نیت حسب استطاعت تصدق وخیرات وذکر ولبیک ودرود ودعا واستغفار وکلمۂ توحید میں مشغول رہو۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سب میں بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی۔ یہ ہے:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ط وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط	اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ ایک اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب خوبیاں وہی جلائے وہی مارے اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔ سب بھلائیاں اسی کے قبضہ میں ہیں اور سب کچھ کرسکتا ہے۔

۱۵۔ دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہما ضروریات سے فارغ ہوکر کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے۔ آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا۔ یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر اور غفلت وکسل کا باعث ہے۔ تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے۔ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ کے لئے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی۔ حالانکہ

اللہ کے حکم سے تمام جہان اختیار میں ہے اور تھا اور اگر انوار وبرکات لینا چاہو تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر رہو تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھاؤ۔ مانو گے تو اس کا فائدہ نہ مانو گے تو اس کا نقصان آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ ہفتہ بھر اس پر عمل کرکے تو دیکھو اگلی حالت سے فرق نہ پاؤ۔ جبھی کہنا جی بچے تو کھانے پینے کے بہتیرے دن ہیں۔ یہاں تو نور وذوق کے لئے جگہ خالی رکھو۔

ع بھر اتن دوبارہ کیا بھرے گا۔

۱۶۔ جب دوپہر قریب آئے نہاؤ کہ سنتِ مؤکدہ ہے اور نہ ہوسکے تو صرف وضو۔

۱۷۔ دوپہر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمرہ جاؤ سنتیں پڑھ کر خطبہ سن کر امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معاً جماعت سے عصر پڑھو۔ بیچ میں سلام وکلام تو کیا معنی سنتیں بھی نہ پڑھو اور بعد عصر بھی نفل نہیں یہ ظہر وعصر ملا کر پڑھنا جبھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان خود پڑھائے یا وہ جو حج میں اس کا نائب ہوکر آتا ہے۔ جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی۔ اسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا حلال نہ ہوگا۔ اور جس حکمت کے لئے شرع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے یعنی غروب آفتاب تک دعا کے لئے وقت خالی ملنا وہ جاتی رہے گی۔

۱۸۔ خیال کرو، جب شرع کو یہ وقت دعا کے لئے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے تو اس وقت اور کام میں مشغولی کس قدر بے ہودہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ امام تو نماز میں ہے یا نماز پڑھ کر موقف کو گیا اور وہ کھانے پینے حقے چائے اڑانے میں ہیں۔ خبردار ایسا نہ کرو۔ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہی فوراً موقف[1] کو روانہ ہو جاؤ۔ اور ممکن ہو تو اونٹ پر کہ سنت بھی ہے اور ہجوم میں دبنے کچلنے سے محافظت بھی۔

۱۹۔ بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے ہیں اور طرح طرح سے ڈراتے ہیں۔ ان کی نہ سنو کہ وہ خاص نزولِ رحمت عام کی جگہ ہے ہاں عورت اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں کہ بطن[2] عرفہ کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے۔ اور یہ تصور بھی کریں کہ ہم اس مجمع میں حاضر ہیں۔ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ نہ سمجھیں۔ اس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیاء، الیاس و خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ موجود ہیں۔ تصور کریں کہ انوار و برکات جو اس مجمع میں ان پر اتر رہے ہیں ان کے صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے یوں الگ ہو کر بھی

[1] وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر و دعا کا حکم ہے۔ ۱۲ منہ

[2] بطن عرفہ عرفات میں حرم کے نالوں سے ایک نالہ ہے۔ مسجد نمرہ کے مغرب یعنی مکہ معظمہ کی طرف وہاں موقف محض ناجائز ہے۔ ۱۲ منہ

شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔

۲۰۔ افضل یہ ہے کہ امام سے نزدیک جبلِ رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے رو بقبلہ پسِ پشت امام کھڑا ہو جبکہ ان فضائل کے حصول میں وقت یا کسی کی اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف[1] کرو امام کی داہنی جانب بائیں اور بائیں روبرو سے افضل ہے یہ وقوف ہی حج کی جان اور اس کا بڑا رکن ہے۔

۲۱۔ بعض جاہل یہ حرکت کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں اور وہاں کھڑے رومال ہلاتے رہتے ہیں۔ اس سے بچو اور ان کی طرف بھی برا خیال نہ کرو۔ یہ وقت اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں اپنے عیبوں پر شرمساری و گریہ و زاری کا ہے۔

۲۲۔ اب وہ کہ یہاں ہیں کہ ڈیروں میں ہیں۔ سب ہمہ تن صدق دل سے اپنے کریم مہربان رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور میدانِ قیامت میں حساب اعمال کے لئے اس کے حضور حاضری کا تصور کرو۔ نہایت خشوع خضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کئے گردن جھکائے دستِ دعا آسمان کی طرف سر سے اونچے پھیلاؤ تکبیر، تہلیل، تسبیح، لبیک، حمد و ذکر، دعا، توبہ استغفار میں ڈوب جاؤ کوشش کرو کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ دلیل اجابت و سعادت

[1] وہاں ذکر و دعا کے لئے کھڑے ہونا۔ ۱۲ منہ

ہے ورنہ رونے کا سامنہ بناؤ ۔ کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی اثنائے دعا وذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کرو ۔ آج کے دن دعائیں بہت مقبول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گذری کافی ہے ۔ چند بار اسے کہہ لو اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود ذکر تلاوتِ قرآن میں گزارو کہ بوعدۂ حدیث دعا والوں سے زیادہ پاؤ گے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن پکڑو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توسل کرو اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کر کے بید کی طرح لرزو اور یقین جانو کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے ۔ اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں ۔ لہذا ان شفیعوں کا دامن لئے اس کے عذاب سے اسی کی پناہ مانگو ۔ اور اسی حالت میں رہو کہ کبھی اس کے غضب کی یاد سے جی کانپا جاتا ہے ۔ اور کبھی اس کی رحمتِ عام کی امید سے مرجھایا دل نہال ہوا جاتا ہے ۔ اور یونہی تضرع و زاری میں رہو یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جز آجائے اسی سے پہلے کوچ منع ہے ۔ بعض جلد بازی سے ہی چل دیتے ہیں ۔ ان کا ساتھ نہ دو ۔ غروب تک ٹھہرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو عصر ظہر سے ملا کر پڑھنے کا حکم کیوں ہوتا اور کیا معلوم کہ رحمتِ الٰہی کس وقت توجہ فرمائے اگر تمہارے چل دینے کے بعد اتری تو معاذ اللہ کیسا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جرم ہے اور جرمانے میں قربانی دینی آئے گی ۔ بعض مطوف یہاں یوں ڈراتے ہیں کہ رات میں خطرہ

ہے یہ ایک دو کے لئے ٹھیک ہے اور جب قافلہ کا قافلہ ٹھہرو گے تو انشاء اللہ کچھ اندیشہ نہیں ۔

۲۳- ایک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یقین کرے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو گیا جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ۔ اب کوشش کرو کہ آئندہ گناہ نہ ہوں اور جو داغ اللہ تعالیٰ نے محض رحمت میری پیشانی سے دھو دیا ہے پھر نہ لگے ۔

۲۴- یہاں یہ باتیں مکروہ ہیں ۔ غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑ کر روانگی جب کہ غروب تک حدودِ عرفات سے باہر نہ ہو جائے ۔ ورنہ حرام ہے نماز ظہر و عصر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر اس وقت سے غروب تک کھانے پینے یا توجہ بخدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا ، کوئی دنیوی بات کرنا ۔ غروب پہ یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں تاخیر مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا

تنبیہ : ۔ موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتی المقدور بچو ہاں جو مجبور ہے معذور ہے ۔

تنبیہ ضروری ضروری ، اشد ضروری

بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں

وقوف میں یہ ناجائز اور مکروہ ہیں

نہ کہ کعبہ کے سامنے نہ کہ طواف بیت الحرام میں یہ تمہارے بہت امتحان
کا موقعہ ہے۔ عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ اور تمہیں حکم
دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو۔ یقین جانو کہ یہ تمہارے عزت
والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ سب خاص
دربار میں حاضر ہو بلاتشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو۔ اس
وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ واحد قہار کی
کنیزیں کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں۔ ان پر بدنگاہی کس
قدر سخت ہوگی۔ وَلِلّٰہِ المَثَلُ الاَعلیٰ ہاں ہاں ہوشیار ایمان بچائے
ہوئے قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے
ارادے پر پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ لاکھ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ اللہ
خیر کی توفیق دے۔ آمین

فصل پنجم منیٰ و مزدلفہ و باقی افعال حج

۱۔ جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے فوراً مزدلفہ کو چلو اور امام
کا ساتھ افضل ہے۔ مگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار نہ کرو۔

۲۔ راستے بھر ذکر درود دعا و لبیک و زاری و بکا میں مصروف رہو۔

۳۔ راستے میں جہاں گنجائش پاؤ اور اپنی یا دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ
ہو اتنی دیر اتنی دور تیز چلو۔ پیادہ ہو خواہ سوار۔

۴۔ جب مزدلفہ نظر آئے بشرطِ قدرت پیادہ ہو لینا بہتر ہے۔ اور

نہا کر داخل ہونا افضل۔

۵۔ وہاں پہنچ کر حتی الامکان جبل قزح کے پاس راستے سے بچ کر
اترو ورنہ جہاں جگہ ملے۔

۶۔ غالباً وہاں پہونچتے پہونچتے شفق ڈوب جائے گی۔ مغرب کا وقت
نکل جائے گا۔ اونٹ کھولنے اسباب اتارنے سے پہلے امام کے ساتھ
مغرب و عشا پڑھو۔ اور اگر وقت باقی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز
نہ پڑھو نہ عرفات میں پڑھو نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نماز مغرب
وقت مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اگر پڑھ لوگے عشاء کے وقت پھر
پڑھنی پڑے گی۔ غرض یہاں پہونچ کر مغرب وقت عشاء بہ نیت
ادا نہ بہ نیت قضا حتی الامکان امام کے ساتھ اس کا سلام ہوتے ہی
معاً عشاء کی جماعت ہوگی۔ عشاء کے فرض پڑھو۔ اس کے بعد مغرب
و عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھو اور اگر امام کے ساتھ نماز نہ مل سکے تو
اپنی جماعت کر لو اور نہ ہو سکے تو تنہا پڑھو۔

۷۔ باقی رات ذکر لبیک درود دعا میں گزارو یہ بہت افضل جگہ ہے اور
بہت افضل رات ہے۔ زندگی ہو تو اور سونے کی بہت سی راتیں
ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے
تو خیر باطہارت سو رہو کہ فضول باتوں سے سونا بہتر اور اتنے پہلے
اٹھ بیٹھو کہ صبح چمکنے سے پہلے ضروریات و طہارت سے فارغ ہو لو
آج نماز صبح بہت اندھیرے پڑھی جائے گی کوشش کرو کہ جماعت

امام بلکہ پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ عشاء و صبح جماعت سے پڑھنے والا پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔

۸۔ اب دربارِ اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا۔ ہاں کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور نہ ہو سکے تو وادی محسّر کے سوا جہاں گنجائش پاؤ وقوف کرو اور تمام باتیں کہ وقوف عرفات میں مذکور ہیں ملحوظ رکھو۔

۹۔ جب طلوع آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت رہ جائے امام کے ساتھ منیٰ کو چلو اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں دانہ خرما کے برابر پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھو لو کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بنائیں۔

۱۰۔ راستے بھر بدستور ذکر و دعا و درود و بکثرت لبیک میں مشغول رہو

۱۱۔ جب وادی محسّر[1] پہنچو پانچ سو پینتالیس ۵۴۵ ہاتھ بہت جلد تیزی کے ساتھ چل کر نکل جاؤ۔ مگر وہ نہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو۔

---

[1] یہ منیٰ مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ ہے دونوں کی حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ آتا ہے اس کی چوٹی سے شروع ہو کر ۵۴۵ ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب الفیل آکر ٹھہرے اور ان پر عذاب ابابیل اترا تھا اس سے جلد گزرنا اور عذاب الٰہی سے پناہ مانگنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ

اور اس عرصہ میں یہ دعا کرتے جاؤ۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ ۔	الٰہی اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں عافیت دے۔

۱۲۔ جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھو جو کہ مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

۱۳۔ جب منیٰ پہنچو سب کاموں سے پہلے جمرۃ العقبہ[1] کو جاؤ جو ادھر سے پچھلا جمرہ ہے اور مکہ معظمہ سے پہلے، نالے کے وسط میں سواری پر جمرہ سے پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑے ہو کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں کو اور جمرہ کی طرف منہ ہو سات کنکریاں جدا جدا سیدھا ہاتھ خوب اٹھا کر کہ سپیدی بغل ظاہر ہو ہر ایک پر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر مارو بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ تین ہاتھ کے فاصلے تک گریں۔ اس سے زیادہ فاصلہ پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی۔ پہلی کنکری سے لبیک موقوف کر دو۔

۱۴۔ جب سات پوری ہو جائیں وہاں نہ ٹھہرو فوراً ذکر و دعا کرتے پلٹ آؤ۔

---

[1] منیٰ اور مکہ کے بیچ میں تین ستون بنے ہوئے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرہ اولیٰ کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرہ وسطیٰ اور آخر کا مکہ معظمہ سے قریب ہے جمرۃ العقبہ ۱۲

۱۵۔ اب قربانی میں مشغول ہو۔ یہ وہ قربانی نہیں جو عید میں ہوتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلا نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگرچہ حج میں ہو بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے۔ قارن و متمتع پر واجب اگرچہ فقیر[1] ہو اور مفرد کے لیے مستحب اگرچہ غنی ہو۔ جانور کی عمر و اعضاء میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

۱۶۔ ذبح کرنا آتا ہو تو آپ ذبح کرو کہ سنت ہے۔ ورنہ وقتِ ذبح حاضر رہو۔

۱۷۔ رو بقبلہ لٹا کر خود بھی رو بقبلہ ہو اور تکبیر کہتے ہوئے نہایت تیز چھری بہت جلد اتنی پھیرو کہ چاروں رگیں کٹ جائیں زیادہ ہاتھ نہ بڑھاؤ کہ بے سبب کی تکلیف ہے۔

۱۸۔ بہتر یہ ہے کہ وقت ذبح قربانی والے جانور کے دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں باندھ لو۔ ذبح کر کے کھول دو۔

۱۹۔ اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے سینہ میں گلے کی انتہا پر تکبیر کہہ کر نیزہ مارو کہ سنت یونہی ہے اور اس کا ذبح کرنا مکروہ۔ مگر حلال ذبح

---

[1] مسئلہ محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو نہ اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر کر سکے وہ اگر قِران یا تمتع کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس بیچ میں جب چاہے رکھ لے ایک ساتھ خواہ جدا جدا، بہتر ہے کہ ۷، ۸، ۹ کو ہوں اور باقی سات، تیرھویں کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر ہوں۔ ۱۲ منہ

ہو جائے گا اور گلے پر ایک ہی جگہ اسے بھی ذبح کرے جاہلوں میں جو مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ سے ذبح ہوتا ہے غلط اور خلافِ سنت اور مفت کی اذیت و مکروہ ہے۔

۲۰۔ کسی ذبیحہ کی جب تک سرد نہ ہو کھال نہ کھینچو، اعضاء نہ کاٹو کہ یہ ایذا ہے۔

۲۱۔ یہ قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی قبول ہونے کی دعا کرو۔

۲۲۔ بعد قربانی رو بقبلہ بیٹھ کر مرد حلق کریں یعنی سارا سر منڈائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو حلق حرام ہے ایک پورا برابر بال کتروائیں۔

۲۳۔ حلق ہو یا تقصیر داہنی طرف سے ابتدا کرو اور اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط کہتے جاؤ۔ بعد فراغت بھی کہو سب مسلمانوں کی بخشش مانگو۔

۲۴۔ بال دفن کرو اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جدا ہو دفن کر دیا کرو۔

۲۵۔ یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کترواؤ۔ خط نہ بنواؤ۔

۲۶۔ اب عورت سے صحبت کرنے، شہوت سے ہاتھ لگانے، گلے لگانے بوسہ لینے۔ شرم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا۔ سب حلال ہو گیا۔

۲۷۔ افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ فرض طواف کے لئے جسے طواف الزیارۃ، کہتے ہیں مکہ معظمہ جاؤ بدستور مذکور پیادہ باطہارت وستر عورت طواف کرو مگر اس طواف میں اضطباع نہیں۔

۲۸۔ قارن ومفرد طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں حج کے رمل وسعی دونوں خواہ صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل وسعی کچھ نہ کریں اور اگر اس میں رمل وسعی کچھ نہ کیا ہو یا صرف رمل کیا ہو جس طواف میں کئے تھے وہ عمرہ کا تھا جیسے قارن ومتمتع کا پہلا طواف یا وہ طواف بے طہارت کیا تھا تو ان چاروں صورتوں میں رمل وسعی دونوں اس طواف فرض میں کریں۔

۲۹۔ کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیارہویں کو افضل ہے اور اس دن یہ بڑا نفع ہے کہ مطاف خالی ملتا ہے گنتی کے بیس۲۰ تیس۳۰ آدمی ہوتے ہیں۔ عورتوں کو بھی باطمینان تمام ہر پھیرے میں سنگ اسود کا بوسہ ملتا ہے۔

۳۰۔ جو گیارہویں کو نہ جائے بارہویں کو کرے۔ اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔ ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو وہ ان کے ختم ہونے کے بعد کرے۔

۳۱۔ بہر حال بعد طواف دو رکعات ضرور پڑھیں اس طواف سے عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی۔ حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

۳۲۔ دسویں، گیارہویں، بارہویں راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنت ہے نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ میں تو جو دسویں کو طواف کیلئے گیا واپس آکر رات منیٰ ہی میں گزاریں۔

۳۳۔ گیارہویں تاریخ بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سن کر پھر رمی کو چلو، ان ایام میں رمی جمرہ اولیٰ سے شروع کرو۔ جو مسجد خیف سے قریب مزدلفہ کی طرف ہے اس کی رمی کو راہِ مکہ کی طرف سے آکر چڑھائی پر چڑھ کر یہ جگہ بہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلند ہے۔ یہاں رو بہ کعبہ سات کنکریاں بطور مذکور مار کر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جاؤ۔ اور دعا واستغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول ہو ورنہ پون پارہ یا سورہ بقر پڑھنے کی مقدار تک۔

۳۴۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر جا کر ایسا ہی کرو۔

۳۵۔ پھر جمرۃ العقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے نہ ٹھہرو۔ معاً پلٹ آؤ۔ پلٹنے میں دعا کرو۔

۳۶۔ بعینہ اسی طرح بارہویں تاریخ تینوں جمرے بعد زوال رمی کرو۔ بعض لوگ آج دوپہر سے پہلے رمی کر کے مکہ معظمہ کو چل دیتے ہیں یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے۔

۳۷۔ بارہویں کو رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ روانہ ہو جاؤ۔ مگر بعد غروب چلا جانا معیوب ہے۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرہویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا ہوگا اور یہی افضل ہے مگر عام لوگ بارہویں کو چلے جاتے ہیں۔ تو ایک رات دن یہاں قیام میں قلیل جماعت کو وقت ہے۔

۳۸۔ حلق رمی سے پہلے جائز نہیں۔

۳۹۔ گیارہویں بارہویں کی رمی دوپہر سے پہلے اصلا صحیح نہیں۔

۴۰۔ رمی میں یہ امور مکروہ ہیں۔ دسویں کی رمی دوپہر بعد کرنا تیرہویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔ رمی میں بڑا پتھر مارنا۔ توڑ کر بڑے پتھر کی کنکریاں مارنا۔ جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں جو قبول ہوتی ہیں۔ قیامت کے دن نیکیوں کے پلہ میں رکھنے کو اٹھائی جاتی ہیں ورنہ جمروں کے گرد پہاڑ جمع ہو جاتے ناپاک کنکریاں مارنا۔ سات سے زیادہ مارنا رمی کے لئے جو جہت مذکور ہوئی اس کا خلاف کرنا جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا۔ زیادہ کا مضائقہ نہیں۔ جمروں میں خلاف ترتیب کرنا مارنے کے بدلے کنکری جمرے کے پاس ڈال دینا۔

۴۱۔ اخیر دن یعنی بارہویں خواہ تیرہویں کو جب منیٰ سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ چلو تو وادی محصب[1] میں کہ جنۃ المعلیٰ کے قریب ہے۔ سواری سے اتر لو یا بے اترے کچھ دیر ٹھہر کر مشغولِ دعا ہو اور افضل تو یہ ہے کہ عشاء تک نمازیں یہیں پڑھو ایک نیند لے کر داخل مکہ معظمہ ہو۔

۴۲۔ اب تیرہویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرو اپنے اور اپنے پیر استاد ماں باپ خصوصاً حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور

---

[1] جنۃ المعلیٰ کہ مکہ کا قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرے پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے دلہنے ہاتھ پر نالے کے پیٹ سے جدا ہے ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب ہے۔ جنۃ المعلیٰ محصب میں داخل نہیں۔ ۱۲ منہ

ان کے اصحاب و عترت و حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتے رہو تنعیم کہ مکہ معظمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل فاصلہ پر ہے جاؤ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آؤ اور طواف و سعی حسب دستور کر کے حلق یا تقصیر کر لو عمرہ ہو گیا۔ جو حلق کر چکا اور مثلاً اسی دن دوسرا عمرہ کیا وہ سر پر استرا پھروالے کافی ہے۔ یونہی وہ جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں۔

۴۳۔ مکہ معظمہ میں کم سے کم ایک بار ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

۴۴۔ جنۃ المعلیٰ حاضر ہو کر ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ و دیگر مدفونین کی زیارت کرے۔

۴۵۔ مکان ولادت اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔

۴۶۔ حضرت عبد المطلب کی قبر کی زیارت کریں اور ابوطالب کی قبر پر نہ جاؤ۔ یونہی جدہ میں جو لوگوں نے حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار کئی سو ہاتھ کا بنا رکھا ہے۔ وہاں بھی نہ جاؤ کہ بے اصل ہے۔

۴۷۔ علماء کی خدمت سے شرف لو خصوصاً اکابر جیسے آج کل حضرت مولانا مولوی عبد الحق صاحب مہاجر الہ آبادی کہ حمیدیہ محل کے قریب تشریف فرما اور مسلمانانِ ہند کے لئے رحمت مجسم ہیں اور حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل اور حضرت

شیخ الائمہ مولانا احمد ابوالخیر مرداد قریب صفا اور حضرت عماد السنۃ
مولانا شیخ صالح کمال قریب باب السلام اور حضرت مولانا سید
اسمٰعیل آفندی حافظ کتب الحرم حرم شریف کے کتب خانے میں
وغیرہم حفظہم اللہ تعالےٰ۔

۴۸۔ کعبہ معظمہ کی داخلی کمالِ سعادت ہے۔ اگر جائز طور پر نصیب ہو محرم میں عام داخلی ہوتی ہے۔ مگر سخت کشمکش کمزور مرد کا کام ہی نہیں نہ عورتوں کو ایسے ہجوم میں جرأت کی اجازت۔ زبردست مرد اگر آپ ایذا سے بچ گیا تو اوروں کو دھکے دے کر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں۔ نہ یوں حاضری میں کچھ ذوق ملے اور خاص داخلی بے لین دین میسر نہیں اور اس پر لینا بھی حرام اور دینا بھی حرام کے ذریعہ ایک مستحب ملا بھی تو وہ بھی حرام ہو گیا۔ ان مفاسد سے نجات نہ ملے تو حطیم شریف کی حاضری غنیمت جانے۔ اوپر گذرا کہ وہ بھی کعبہ ہی کی زمین ہے اور اگر شاید بن پڑے یوں کہ خدام کعبہ سے ٹھہر جائے کہ داخلی کے عوض میں کچھ نہ دیں گے۔ اس کے بعد یا قبل چاہے ہزاروں روپے دیدو تو کمال آداب ظاہر و باطن کی رعایت سے آنکھیں نیچے کئے گردن جھکائے گناہوں پر شرماتے جلال رب البیت سے لرزتے کانپتے۔ بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہو اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھو کہ تین ہاتھ

یہ سب حضرات رخصت ہو چکے۔ رضی اللہ عنہم

کا فاصلہ رہے۔ وہاں دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھو کہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا مصلی ہے۔ پھر دیوار پر رخسار اور منہ رکھ کر حمد و درود و دعا میں کوشش کرو یونہی نگاہیں نیچے کئے چاروں گوشوں پر جاؤ اور دعا کرو اور ستونوں سے چمٹو اور پھر اس دولت کا ملنا اور حج و زیارت کا قبول مانگو اور یونہی آنکھیں نیچے کئے واپس آؤ اوپر یا ادھر اُدھر ہرگز نہ دیکھو اور بڑے فضل کی امید کرو کہ وہ فرماتا ہے جو اس گھر میں داخل ہو وہ امان میں ہے۔ والحمد للہ۔

۴۹۔ بچی ہوئی بتی وغیرہ جو یہاں یا مدینہ طیبہ میں خدام دیتے ہیں ہرگز نہ لو بلکہ اپنے پاس سے بتی وہاں روشن کر کے باقی اٹھا لو۔

۵۰۔ جب عزم رخصت ہو طواف وداع بے رمل وسعی و اضطباع بجا لاؤ کہ باہر والوں پر واجب ہے۔ ہاں وقتِ رخصت عورت حیض و نفاس میں ہو اس پر نہیں۔ پھر دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھو۔

۵۱۔ پھر زمزم پر آ کر اسی طرح پانی پیو بدن پر ڈالو۔

۵۲۔ پھر دروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر آستانۂ پاک کو بوسہ دو، اور قبول و بار بار حاضری کی دعا مانگو اور وہی دعائے جامع پڑھو۔

۵۳۔ پھر ملتزم پر آ کر غلاف کعبہ تھام کر اسی طرح چمٹو۔ ذکر و درود کی اور دعا کی کثرت کرو۔

۵۴۔ پھر حجر پاک کو بوسہ دو اور جو آنسو رکھتے ہو گراؤ۔

٥٥ - پھر الٹے پاؤں رخ بہ کعبہ یا سیدھے چلنے میں بار بار پھر کر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے، اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منہ بناتے مسجد کریمہ کے دروازے سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلو اور دعائے مذکورہ پڑھو اور اس کے لئے بہتر باب الحزورہ ہے۔

٥٦ - حیض و نفاس والی دروازۂ مسجد پر کھڑے ہو کر کعبہ کو بہ نگاہِ حسرت دیکھے اور دعا کرتی پلٹے۔

٥٧ - پھر بقدر قدرت فقرائے مکہ معظمہ پر تصدق کر کے متوجہ سرکار اعظم مدینہ طیبہ ہو وباللہ التوفیق۔

فصل ششم جرم اور اُن کے کفارے

ان کی تفصیل موجب تطویل اور رسالہ مختصر اور وقت قلیل اور جو طریقے بتا دیئے ان پر عمل کرنا ان شاء اللہ تعالےٰ جرمانہ سے بچنے کا کفیل لہٰذا یہاں صرف اجمالاً محدود مسائل کا بیان ہوتا ہے۔

تنبیہ: اس فصل میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بھیڑ یا بکری ہوگی اور بدنہ اونٹ یا گائے یہ سب جانور انہیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد انگریزی روپے سے ایک سو چھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں کہ سو روپے کے سیر سے پونے دو سیر ہوتے۔ اٹھنی بھر اوپر یا اس کے دونے جو یا کھجور یا ان کی قیمت۔

مسئلہ:۔ جہاں دم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید

سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہوگا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہوگا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دیدے یا تین روزے رکھ لے اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بہ مجبوری کیا تو اختیار ہوگا کہ صدقے کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ اب احکام سنیئے۔

١ - سلا کپڑا یا خوشبو کا رنگا چار پہر[١] کامل یا لگاتار زیادہ دنوں پہنا تو دم واجب ہے اور چار پہر سے کم اگرچہ ایک لحظہ[٢] تو صدقہ

٢ - اگر دن کو پہنا اور رات کو گرمی کے باعث اتار ڈالا یا رات کو سردی کے سبب پہنا دن کو اتار دیا اور باز آنے کی نیت سے اتارا۔ دوسرے دن پھر پہنا تو دوسرا جرمانہ ہوگا۔ اسی طرح جتنی بار کرے۔

٣ - بیماری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیماری رہے گی ایک جرم ہے اور اگر بیماری یقیناً جاتی رہی۔ اس کے بعد نہ اتارا تو یہ دوسرا اختیاری جرم ہوگا اور اگر وہ بیماری یقیناً جاتی رہی دوسری بیماری معاً شروع ہوگئی اور اس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے۔ جب بھی یہ دوسرا جرم ہوگا۔ مگر غیر اختیاری۔

---

[١] چار پہر سے مراد ایک دن یا رات کی مقدار ہے مثلاً طلوع سے غروب یا غروب سے طلوع یا دوپہر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دوپہر تک۔ ١٢ منہ

[٢] یعنی لمحہ بھر پہنا اور پھر اتار ڈالا جب بھی صدقہ ہے۔ ١٢ منہ

۴۔ بیماری وغیرہ سے اگر سر سے پاؤں تک[1] سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری ہے۔ اور اگر مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی تھی اور اس نے کرتا بھی پہنا تو دو جرم ہیں۔ عمامہ کا غیر اختیاری اور کرتے کا اختیاری۔

۵۔ مرد سارا سر یا چہارم یا مرد خواہ عورت منہ کی ٹکلی ساری یا چہارم چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپائیں تو دم ہے اور چہارم سے کم چار پہر تک یا چار سے کم اگرچہ سارا سر یا منہ تو صدقہ ہے اور چہارم سے کم کو چار پہر سے کم تک چھپائیں تو گناہ ہے کفارہ نہیں۔

۶۔ خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے لوگ دیکھ کر بہت بتائیں۔ اگرچہ عضو کے تھوڑے ہی ٹکڑے پر یا کوئی بڑا عضو جیسے سر یا منہ یا ران یا پنڈلی پورا سان دیا اگرچہ تھوڑی ہی خوشبو سے۔ جب تو اس پر دم ہے۔ اور اگر تھوڑی سی خوشبو تھوڑے حصے میں لگائی تو صدقہ ہے۔

مسئلہ:۔ سنگ اسود پر خوشبو ملی جاتی ہے وہ اگر بوسہ لینے میں بحالت احرام منہ کو بہت سی لگ گئی تو دم دینا ہوگا اور تھوڑی سے صدقہ۔

۷۔ سر پر پتلی مہندی کا خضاب کیا کہ بال نہ چھپائے۔ تو ایک دم ہے۔

---

[1] یوں ہی اگر سب کپڑے سلے یا خوشبو میں رنگے بے ضرورت ایک ساتھ پہن لے تو ایک جرم اختیاری ہے "دو جرم جب ہوں کہ بعض بضرورت پہنے اور بعض بے ضرورت ۱۲ منہ

اور اگر گھڑی[1] بھی تھوپی اور چار پہر گذرے تو مرد پر دو[2] دم ہیں اور چار پہر سے کم تو ایک صدقہ[3] اور ایک دم اور عورت پر بہر حال ایک دم[4]۔

۸۔ ایک جلسے میں کتنے ہی بدن پر خوشبو لگائے ایک جرم اور مختلف جلسوں میں ہر بار نیا جرم۔

۹۔ تھوڑی[5] سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں پر لگائی اگر جمع کرنے سے ایک بڑے عضو کامل کی مقدار ہو جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

۱۰۔ خوشبو دار سرمہ تین یا زیادہ بار لگایا تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

۱۱۔ اگر خالص[6] خوشبو کی چیز اتنی کھائی کہ اکثر منہ میں لگ گئی۔ تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

---

[1] مسئلہ یونہی پوری ہتھیلی یا تلوے میں مہندی لگائے تو دم ہے عورت ہو یا مرد اور چاروں میں ایک ہی جلسے میں لگائی تو ایک ہی دم ورنہ ہر جلسے پر ایک دم اور ہاتھ یا پاؤں کے کسی حصہ پر لگائی تو صدقہ ۱۲ منہ

[2] ایک سارے عضو پر خوشبو کا دوسرا چار پہر سر چھپانے کا۔ ۱۲ منہ [3] خوشبو پر دم اور چار پہر سے کم چھپانے پر صدقہ ۱۲ منہ [4] صرف خوشبو کا دم ہے اس لئے کہ سر چھپانا تو اسے روا ہے۔ ۱۲ منہ

[5] قیدت بہ لان الطیب الکثیر لا یتقید بکمال العضو ننبہ۔ ۱۲ منہ

[6] اقول لم یقل ففیہ الدم کما قال کثیرون لانہ ان یلتزق باکثر فمہ لا یلزم الدم بالخالص نکیف بالمخلوط ووقع ھھنا فی شرح اللباب فی النقل عن الحلبی تحریف او سقط نا جتنبہ کما بیناہ علی ہاشہ ۱۲ منہ

۱۲۔ کھانے میں خوشبو اگر پکتے میں پڑی یا فنا ہو گئی۔ جب تو کچھ نہیں ورنہ اگر خوشبو کے اجزا زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور اگر کھانے کا حصہ زیادہ ہے تو عام کتابوں میں مطلق حکم دیا کہ اس میں کفارہ کچھ نہیں ہاں خوشبو آتی ہو تو کراہت ہے۔

۱۳۔ پینے کی چیز میں خوشبو ملائی۔ اگر خوشبو کا حصہ غالب ہے یا تین بار یا زیادہ پیا تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ مسئلہ:۔ خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر مگر منع یا کفارہ نہیں[1]۔

۱۴۔ اگر چہارم سر یا داڑھی کے بال یا زیادہ کسی طرح دور کیے تو دم ہے اور کم میں صدقہ۔

۱۵۔ اگر چندلا ہے یا داڑھی بہت ہلکی چھدری تو یہ دیکھیں گے کہ اتنے بال اس جگہ کی چہارم مقدار تک پہنچتے ہیں یا نہیں۔

۱۶۔ یوں ہی چند جگہ سے دور کیے تو ملا کر چہارم کی مقدار دیکھیں گے۔

۱۷۔ اگر سارے بدن کے بال ایک جلسے میں دور کیے تو ایک ہی جرم ہے۔ اور مختلف جلسے تو ہر بار نیا جرم۔

۱۸۔ مونچھیں اگرچہ پوری ہوں صرف صدقہ ہے۔

۱۹۔ گردن یا ایک بغل پوری ہو تو دم ہے۔ اور کم میں اگرچہ نصف یا زائد ہو صدقہ۔ یوں ہی موئے زیر ناف چہارم کو سب کے برابر ٹھہرانا صرف سر اور داڑھی میں ہے۔

---

[1] کما حققناہ فیما علقناہ علی رد المحتار ۱۲ منہ

۲۰۔ دونوں بغلیں پوری منڈائے جب بھی ایک ہی دم ہے۔

۲۱۔ سر اور داڑھی اور بغل اور زیر ناف کے سوا باقی اعضاء کے منڈانے میں صرف صدقہ ہے۔

۲۲۔ مونڈنا، کترنا، موچنے سے لینا، نورہ لگانا۔ سب کا ایک حکم ہے۔

۲۳۔ عورت اگر سارے یا چہارم سر کے بال ایک پورہ برابر کترے تو دم ہے اور کم میں صدقہ۔

۲۴۔ وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھی کرنے میں جو بال گرے اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لئے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی کا یا ایک چھوہارا۔

۲۵۔ بال آپ گر جائے بے اس کے ہاتھ لگاتے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔

۲۶۔ ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ایک ساتھ تو ایک دم ہے اور اگر کسی ہاتھ پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے۔ مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے۔

۲۷۔ اگر ایک جلسے میں ایک ہاتھ یا پاؤں کے کترے دوسرے میں دوسرے کے تو دو دم دے یونہی چار جلسے میں چاروں کے تو چار دم۔

۱؎۔ حاشیہ ص ۶۹ پر دیکھئے

۲۸۔ کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ اب اگنے کے قابل نہ رہا۔ اس کا بقیہ اس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔

۲۹۔ شہوت کے ساتھ بوس و کنار و مساس میں دم[1] ہے۔ اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔

۳۰۔ اندام نہانی پر نگاہ کرنے سے کچھ نہیں۔ اگرچہ انزال ہو جائے مکروہ ضرور ہے۔

۳۱۔ جلق سے انزال ہو جائے تو دم ہے۔ ورنہ مکروہ ہے۔

۳۲۔ طواف فرض کل یا اکثر جنابت یا حیض و نفاس میں کیا تو بدنہ ہے اور بے وضو تو دم ہے اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اس کا اعادہ واجب دوسری میں مستحب۔

۳۳۔ نصف سے کم پھیرے بے طہارت کے کئے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔

۳۴۔ طواف فرض کل یا اکثر بلا عذر اپنے پاؤں چل کر نہ کیا بلکہ سواری یا گود میں یا بیٹھے بیٹھے۔

۳۵۔ یا بے ستر عورت کیا۔ مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے۔

بقیہ ۶۴ یہاں بھی جلسہ کا اعتبار چاہیئے ایک جلسہ میں ایک بال یا کئی ٹوٹیں تو ایک صدقہ اور متعدد جلسوں میں تو متعدد ۱۲ منہ

[1] مسئلہ :۔ مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دم دے۔ ۱۲ منہ

۳۶۔ یا کعبہ کو داہنے ہاتھ پر لے کے الٹا کیا۔

۳۷۔ یا اس میں حطیم کے اندر سے ہو کر گذرا۔

۳۸۔ یا بارہویں کے بعد کیا تو ان پانچوں صورتوں میں دم دے۔

۳۹۔ اس کے چار سے کم پھیرے بالکل نہ کئے تو دم دے اور بارہویں کے بعد کئے تو ہر پھیرے پر صدقہ دے۔

۴۰۔ طوافِ فرض کے سوا اور کوئی طواف ناپاکی میں کیا تو دم، اور بے وضو تو صدقہ۔

۴۱۔ فرض وغیرہ کوئی طواف ہو۔ جسے ناقص طور پر کیا کہ کفارہ لازم ہوا جب کامل اعادہ کر لیا کفارہ اتر گیا۔ مگر بارہویں کے ہونے سے جو نقصان طواف فرض کے سوا کسی پھیرے میں آیا۔ اس کا اعادہ ناممکن بارہویں تو گذر گئی۔

۴۲۔ نجس کپڑوں سے طواف مکروہ ہے۔ کفارہ نہیں۔

۴۳۔ سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر اصلا نہ کئے۔ یا سواری پر کئے تو دم دے اور حج ہو گیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے پر صدقہ دے۔

۴۴۔ طواف سے پہلے سعی کر لی۔ پھر کرے نہ کرے گا تو دم لازم۔

۴۵۔ دسویں کی صبح بلا عذر مزدلفہ میں وقوف نہ کیا تو دم دے۔ اں کمزور یا عورت بخوفِ زحمت ترک کرے تو جرمانہ نہیں۔

۴۶۔ حلق حرم میں نہ کیا حدود حرم سے باہر کیا یا بارہویں کے بعد کیا تو دم دے۔

۴۷ ۔ رمی سے پہلے حلق کر لیا دم دے۔

۴۸ ۔ قارن یا متمتع رمی سے پہلے قربانی یا قربانی سے پہلے حلق کریں تو دم دیں۔

۴۹ ۔ اگر رمی کسی دن اصلاً نہ کی۔

۵۰ ۔ یا کسی ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کردی۔ مثلاً دسویں کو تین کنکریوں تک ماریں یا گیارہویں کو دس کنکریوں تک۔

۵۱ ۔ یا کسی ایک دن کی بالکل یا اکثر اس کے بعد دوسرے دن کی تو ان تینوں صورتوں میں دم دے اور اگر کسی دن کی رمی اس کے بعد آنے والی رات میں کر لی تو کفارہ نہیں۔

۵۲ ۔ اگر کسی دن کے نصف سے کم رمی مثلاً دسویں کی تین کنکریاں یا اور دن کی دس بالکل چھوڑ دیں۔ یا دوسرے دن کیں تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے ان صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے۔

۵۳ ۔ احرام والے نے کسی دوسرے کے بال مونڈے یا ناخن کترے اگر وہ بھی احرام میں ہے تو یہ صدقہ دے اور وہ صدقہ یا دم اسی تفصیل پر کہ اوپر گذری اور اگر وہ احرام میں نہیں تو کچھ خیرات کر دے۔ اگرچہ ایک مٹھی اور وہ کچھ نہیں۔

۵۴ ۔ اور اگر اس کو سلے کپڑے پہنائے یا خوشبو اس طرح لگائی کہ اپنے نہ لگی تو اس پر کفارہ کچھ نہیں ہاں گناہ ہوگا۔ اگر وہ بھی احرام میں تھا

اور وہ حسب تفصیل مذکور دم یا صدقہ دے گا۔

۵۵ ۔ وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج نہ ہوا اسے حج ہی کی طرح پورا کر کے دم دے۔ اور پھر فوراً ہی سال آئندہ اس کی قضا کرلے۔ عورت بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے اور مناسب ہے کہ حج کے احرام سے ختم تک دونوں اس طرح جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔ اگر خوف ہو کہ پھر اس بلا میں پڑ جائیں گے اور وقوف کے بعد صحبت کرنے سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق وطواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور دونوں کے بیچ میں کیا تو دم اور بہتر اب[1] بھی بدنہ ہے اور دونوں کے بعد کچھ نہیں۔

۵۶ ۔ عمرے میں طواف کے چار پھیرے سے پہلے جماع کیا تو عمرہ جاتا رہا دم دے۔ اور عمرہ پھر کرے اور چار کے بعد تو دم دے عمرہ صحیح ہے۔

۵۷ ۔ اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑوں میں ماری یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا دے اور دو ہوں تو مٹھی بھر اناج اور زیادہ میں صدقہ دے۔

۵۸ ۔ جوئیں مارنے کو سر یا کپڑا دھویا۔ دھوپ میں ڈالا۔ جب بھی یہی کفارے جو خود قتل میں تھے۔

۵۹ یونہی دوسرے نے اس کے کہنے یا اشارہ کرنے سے اس کی

۱؎ ذکرتہ تخوفا عن خلاف قوی ۱۲ منہ

جوں کو مارا جب بھی اس پر کفارہ ہے اگرچہ وہ دوسرا احرام میں نہ ہو۔

۶۰. زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں، اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو

مسئلہ:۔

جہاں ایک دم یا صدقہ ہے قارن پر دو ہیں۔

مسئلہ:۔

کفارہ کی قربانی یا قارن و متمتع کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی مگر شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے۔ غنی کو کھلائے، اور کفارہ کی صرف محتاجوں کا حق ہے۔

نصیحت:۔

کفارے اس لئے ہیں کہ بھول چوک سے یا سونے میں یا مجبوری میں جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں نہ اس لئے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کرو اور کہو کہ کفارہ دیدیں گے۔ دینا تو جب بھی آئے گا مگر قصداً حکم الٰہی کی مخالفت سخت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ حق سبحٰنہ توفیق طاعت عطا فرما کر مدینہ طیبہ کی زیارت کرائے۔ آمین

وصل ہفتم حاضری سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۔ زیارت اقدس قریب بواجب ہے۔ بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں۔ راہ میں خطرہ ہے، وہاں بیماری ہے۔ خبردار کسی کی نہ سنو اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو جان ایک دن جانی ضرور ہے اس سے کیا بہتر کہ ان کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو ان کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنے سائے میں بآرام لے جاتے ہیں۔ کیل کا کھٹکا نہیں رہتا۔ والحمد للہ۔

۲۔ حاضری میں خالص زیارت اقدس کی نیت کرو۔ یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں۔ اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے۔

۳۔ راستے بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ۔

۴۔ جب حرمِ مدینہ نظر آئے بہتر یہ کہ پیادہ ہو لو۔ روتے سر جھکائے آنکھیں نیچے کئے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ؎

جائے سر ست اینکہ تو پا می نہی　　پائے نہ بینی کہ کجا می نہی

حرم کی زمیں اور قدم رکھکے چلنا
ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے

جب قبرِ انور پر نگاہ پڑے درود و سلام کی کثرت کرو۔

۶۔ جب شہر اقدس تک پہنچو جلال و جمال محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے تصور میں غرق ہو جاؤ۔

۷۔ حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو۔ معاً وضو و مسواک کرو۔ اور غسل کرکے بہتر سفید و پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر۔ سرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل۔

۸۔ اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگدلی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف التجا کرو۔

۹۔ جب در مسجد پر حاضر ہو صلوٰۃ و سلام عرض کرکے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو۔ بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔

۱۰۔ اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے۔ ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو۔ مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔

۱۱۔ اگر کوئی ایسا سامنے آئے۔ جس سے سلام، کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی

کی طرف ہو۔

۱۲۔ ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے۔

۱۳۔ یقین جانو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سچی، حقیقی، دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں۔ جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدائی تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی۔ ان کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن حاج مکی[1] مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔

لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَا خَفَاءَ بِہٖ	حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور انکی حالتوں انکی نیتوں انکے ارادوں کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

امام رحمۃ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام منسک[2] متوسط اور علی قاری مکی

---

[1] دیکھئے مدخل جلد اول مطبع مصر ص ۲۱۵ ۱۲ منہ

[2] دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع میری مصری جلد ۵ ص ۳۴۸ ۱۲ منہ

اس کی شرح مسلک متقسط[۱] میں فرماتے ہیں۔

إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِكَ وَقِيَامِكَ وَسَلَامِكَ، أَيْ بِجَمِيْعِ أَحْوَالِكَ وَأَفْعَالِكَ وَارْتِحَالِكَ وَمَقَامِكَ ۔	بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں۔

۱۴۔ اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی ورنہ اگر غلبہ شوق مہلت دے اور اس وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد وشکرانہ حاضری دربار اقدس صرف "قل یا" اور "قل" سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسط مسجد کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کرو۔ پھر سجدہ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الٰہی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا ادب اور ان کا اور اپنا قبول نصیب کر آمین۔

۱۵۔ اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے عفو وکرم کی امید رکھتے حضور والا کی

---

[۱] دیکھو شرح لباب مطبع میری مصر۔ ۱۲ منہ

پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم مزار انور میں رو بقبلہ جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو گے حضور کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہو گی اور یہ بات تمہارے لئے دونوں جہان میں کافی ہے۔ والحمد للہ

۱۶۔ اب کمال ادب وہیبت وخوف وامید کے ساتھ زیر قندیل اس چاندی کی کیل کے سامنے جو حجرۂ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرۂ انور کے مقابل لگی ہے۔ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کرکے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو لباب و شرح لباب واختیار شرح مختار وفتاویٰ عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ یقف کما فی الصلوٰۃ حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو۔ جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے یہ عبارت عالمگیری واختیار کی ہے اور لباب میں فرمایا واضعا یمینہ علی شمالہ دست بستہ داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو۔

۱۷۔ خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے۔ بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ جاؤ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا۔ اپنے مواجہۂ اقدس میں جگہ بخشی۔ ان کی نگاہ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔ والحمد للہ۔

۱۸۔ الحمد للہ اب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف

ہو گیا۔ جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے۔ نہایت ادب و وقار کے ساتھ، باآواز حزیں و صورت درد آگیں و دل شرمناک و جگر چاک چاک معتدل آواز سے نہ بلند و سخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں) نہ نہایت نرم و پست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحات ائمہ سے گزرا۔) **مجرا و تسلیم** بجالاؤ اور عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ط

۱۹۔ جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرو۔ حضور سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاد اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو بار بار عرض کرو۔ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

۲۰۔ پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجالاؤ۔ شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضری بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کرکے اس نالائق ننگِ خلائق پر احسان فرمائیں۔ اللہ ان کو دونوں جہان

میں جزا بخشے۔ آمین۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَذُرِّیَّتِکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ط مِنْ عُبَیْدِکَ ط اَحْمَدَ رَضَا ابْنِ نَقِیْ عَلِیْ یَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ ؂

۲۱۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف، ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؂

۲۲۔ پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؂

۲۳۔ پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ط

۲۴۔ یہ سب حاضریاں محل اجابت ہیں۔ دعا میں کوشش کرو۔ دعائے جامع کرو۔ درود پر قناعت بہتر۔

۲۵۔ پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگو۔

۲۶۔ پھر روضہ جنت میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرۂ منورہ کے درمیان ہے اور اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا) آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دعا کرو۔

۲۷۔ یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو، دعا مانگو کہ محل برکات ہیں۔ خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت۔

۲۸۔ جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو۔ ایک سانس بے کار نہ جانے دو ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہو۔ نماز و تلاوت و درود میں وقت گزارو۔ دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ کرنی چاہیے نہ یہاں۔

۲۹۔ ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف کی نیت کر لو یہاں تمہاری یاد دہانی ہی کو دروازہ سے بڑھتے ہی یہ کتبہ ملے گا۔ نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف

۳۰۔ مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو۔ خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔

۳۱۔ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہیں لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو کھانے پینے کی کمی ضرور کرو۔

۳۲۔ قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کر لو

۳۳۔ روضۂ انور پر نظر بھی عبادت ہے۔ جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کرو اور درود و سلام عرض کرو۔

۳۴۔ پنجگانہ یا کم از کم صبح و شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کیلئے حاضر ہو۔

۳۵۔ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کرو۔ بغیر اس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔

۳۶۔ ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے۔ اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ صحیح حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔

۳۷۔ قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی نہ پڑے۔

۳۸۔ روضۂ اقدس انور کا نہ طواف کرو نہ سجدہ نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم انکی اطاعت میں ہے۔

۳۹۔ بقیع واحد و قبا کی زیارت سنت ہے۔ مسجد قبا کی دو

نعمت کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے اور چاہو تو یہیں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہٗ جب حاضر حضور ہوتے تو آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے۔ ایک دن بقیع وغیرہ کی زیارت کا خیال آیا۔ پھر فرمایا یہ ہے اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لئے کھلا ہوا اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ ع

سر اینجا سجدہ اینجا بندگی اینجا قرار اینجا

۴۰۔ وقت رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گذرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْن۔ اٰمِیْن۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

ضروری نوٹ: رسالہ میں جا بجا نماز با جماعت کی تاکید ہے، یہ رسالہ اسوقت لکھا گیا تھا جبکہ حجاز مقدس میں شریف مکہ کی حکومت تھی اور انہی کے مقرر کردہ سنی ائمہ مساجد تھے۔ اب جبکہ سعودیہ حکومت ہے اور اسی کے مقرر کردہ ائمہ مساجد ہیں۔ لہٰذا جب تک تحقیق نہ ہو جائے کہ فلاں مسجد کے فلاں امام صحیح العقیدہ ہیں اس وقت تک اپنی جماعت علاحدہ کریں۔

طواف اور سعی صفا و مروہ کی دعائیں

ملتزم کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَیْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور تیرا ہی امن ہے اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے اے اللہ جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لئے اس میں برکت دے، اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔

رکن عراقی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ شک اور شرک اور اختلاف و نفاق سے اور مال و اہل و اولاد میں واپس ہو کر بری بات دیکھنے سے۔

میزاب رحمت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا ط

الٰہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سائے میں رکھ جس دن تیرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے خوشگوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

رکن شامی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط

اے اللہ تو حج کو مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو۔ اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔

رکن یمانی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط

الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی اور عافیت بیچ دین اور دنیا اور آخرت کے۔

(مقام مستجاب میں دعائے جامع پڑھو۔)

صفا کی دعا

اَبْدَءُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ط

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بیشک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے۔

درمیانِ سعی کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو عزت و کرم والا ہے اے اللہ تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش اے اللہ مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے اے دعاؤں کے قبول کرنے والے اے رب ہم سے تو قبول کر بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کرے بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچا ۔

دونوں میل سے گزر کر پڑھنے کی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں دراں حالیکہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ایسا حی ہے کہ اس کو کبھی موت نہیں اسی کے قبضے میں ساری بھلائی ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

طواف کی نیت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ ط

اے اللہ بیشک میں تیرے بزرگ گھر کے طواف کی نیت کرتا ہوں پس اس کو میرے لئے آسان کر اور میری طرف سے اس کو قبول فرما سات چکر طوافِ حج کا یا عمرہ کا خاص اللہ تعالیٰ کے لئے جو عزت و جلال والا ہے ۔

دعائے طواف برائے دورِ اوّل

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔

اللہ پاک ہے اور ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور کوئی قوت و طاقت نہیں مگر اللہ بلند و بزرگ کی مدد سے اور رحمت کاملہ اور سلام نازل ہو اللہ کے رسول پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہے ان پر ۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں معافی اور عافیت اور دائمی معافی کا دین میں اور دنیا و آخرت میں اور کامیابی کا جنت سے اور نجات کا دوزخ سے ۔

یا مندرجہ ذیل دعا پڑھے ۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ

اے ہمارے رب ہم کو دنیا اور آخرت میں

فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ
يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

نیکی عطا فرما اور عذاب نار سے بچا اور ہم کو
نیکو کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے
غالب اے بخشش فرمانے والے اے جہانوں کے
پالنے والے۔

دعائے طواف برائے دور دوم

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ
بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ
اَمْنُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ
النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَ
بَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ
اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ
قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَ
الْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا
مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ
عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ
اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۔

اے اللہ بیشک یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم
تیرا حرم ہے اور امن تیرا ہی امن ہے۔
اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے بندے
کا بیٹا ہوں۔ اور یہ مقام تیرے ساتھ
جہنم سے پناہ مانگنے والے کا ہے ہمارے
گوشت اور ہمارے جسم کو جہنم پر حرام
فرما دے۔ اے اللہ ایمان کو ہمارا محبوب
بنا دے اور اس سے ہمارے دلوں کو زین
کردے اور کفر اور فسق اور نافرمانی کو
ہمارے لئے غیر پسندیدہ بنا اور ہم کو ہدایت
پانے والوں میں سے کردے۔ اے اللہ مجھے
اپنے عذاب سے بچا جس دن کہ تو اپنے بندوں
کو مبعوث فرمائے گا۔ اے اللہ عطا کر مجھے

جنت بغیر حساب کے۔

دعائے طواف برائے دور سوم

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الشَّكِّ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ
وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی
الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ ۔

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں
شک اور نفاق اور شقاق سے اور واپسی
کی بدحالی اور مال یا اہل یا اولاد میں
کوئی بری حالت نظر آنے سے۔ اے
اللہ میں تجھ سے تیری رضا مانگتا ہوں
اور جنت اور پناہ مانگتا ہوں تیرے
غضب اور جہنم سے۔ اے اللہ میں
تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر سے
اور پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت
کے فتنہ سے۔

دعائے طواف برائے دور چہارم

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا
مَبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا
مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۔

اے اللہ اس حج کو حج مبرور کر اور سعی
مشکور کر اور گناہ کو مغفور کر اور
عمل صالح کو مقبول کر اور ایسی
تجارت کر کبھی نقصان نہ لائے۔

يَا اِلٰهَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ
يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ
وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ
مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِيْ
بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ
فِيْمَا اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ
غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ

اے سینوں کے بھیدوں کے جاننے والے مجھے
اندھیروں سے نور کی طرف نکال۔ اے
اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، ان
چیزوں کا جو تیری رحمت کی مستحق بنانے
والی ہیں اور تیری مغفرت کے پختہ وعدوں
کا اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی
سے غنیمت کا اور کامیابی کا جنت کے ذریعہ
اور دوزخ سے نجات کا اے رب مجھے قانع
بنا ان چیزوں پر جو تو نے مجھے دیں۔ اور
برکت دے میرے ان میں جو مجھے عطا کیں
اور خلیفہ ہو جا اپنی طرف سے خیر کے ساتھ
ان پر مجھ سے غائب ہیں۔

دعائے طواف برائے دور پنجم

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ
عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ
عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ
وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً

اے اللہ مجھے اپنے عرش کے سائے میں
جگہ دے جس دن تیرے عرش کے سایہ
کے کوئی سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات کریم
کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا۔ اور مجھے اپنے
نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض

هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَا اَظْمَأُ بَعْدَهَا
اَبَدًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ نَعِيْمَهَا وَ
مَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ
فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔

سے سیراب فرما ایسا شربت جو رچتا
پچتا کہ اس کے بعد میں کبھی پیاسا نہ ہوں
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
اس بھلائی کا جس کا سوال تیرے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور پناہ
مانگتا ہوں تجھ سے ہر اس برائی سے جس
سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
تجھ سے پناہ مانگی اے اللہ میں تجھ
سے جنت کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں
اور قریب کرے مجھے جنت کی طرف قول،
فعل و عمل سے۔

دعائے طواف برائے دور ششم

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ
حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَ
بَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا
بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ
وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ

اے اللہ بے شک مجھ پہ تیرے بہت سے
حقوق ہیں اور میرے اور تیری مخلوق کے
درمیان بہت سے حقوق ہیں۔ اے اللہ
ان میں سے جو حقوق کہ تیرے ہیں ان کو
معاف فرما اور جو تیری مخلوق کے
حقوق ہیں ان کو مجھ سے اٹھا دے اور

عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَّاَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ۔

مجھے اپنے حلال کے ذریعہ حرام سے بے پرواہ کردے۔ اور اپنی طاعت کے ذریعہ معصیت سے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنے ماسوا سے اے وسیع مغفرت والے اے اللہ بے شک تیرا گھر عظیم ہے اور تیری ذات کریم ہے اور تو اے اللہ حلیم کریم اور بزرگ ہے معافی کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرما۔

دعائے طواف برائے دور ہفتم

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَفْوًا عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۔

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ایمان کامل یقین صادق اور رزق کشادہ اور ڈرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور حلال طیب اور خالص توبہ اور موت سے پہلے توبہ اور موت کے وقت راحت اور مغفرت و رحمت بعد موت اور معافی وقت حساب اور کامیابی جنت کے ساتھ اور نجات دوزخ سے تیری رحمت کے ساتھ اے غالب اور اے بخشنے والے۔ اے میرے رب میرا علم زیادہ کر اور مجھے نیکوں میں شامل فرما۔

سلام ببارگاہ خیر الانام صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

از :۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جنکی نکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفا
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانیٔ اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقیں سید المتقیں
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہدِ مسجدِ احمدی پہ درود
دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ
حلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعین
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

غزل کہ در بارہ عزمِ سفرِ اطہر مدینہ منورہ از مکہ معظمہ

(از اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

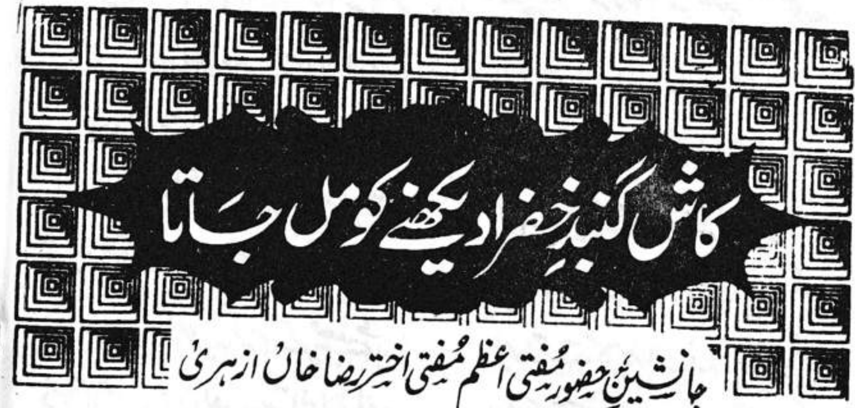
بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں نازِ گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لئے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو



داغِ فرقتِ طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

میرے دل سے دھل جاتا داغِ فرقتِ طیبہ
طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ ہی میں مل جاتا

موت لیکے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

خلد زارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بنکے کھل جاتا

فرقت مدینہ نے وہ دیے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

دل مرا بچھا ہوتا ان کی رہ گزاروں میں
ان کے نقشِ پا سے یوں مل کے مستقل جاتا

دل پہ وہ قدم رکھتے نقشِ پا یہ دل بنتا
یا تو خاکِ پا بن کر پا سے متصل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر
دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

چشم تر وہاں بہتی دل کا مدعا کہتی
آہ با ادب رہتی مونھ میرا سل جاتا

در پہ دل جُھکا ہوتا اذن پا کے پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زارِ طیبہ کا
داغِ فرقتِ طیبہ پھول بنکے کھل جاتا

ان کے در پہ اخترؔ کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائلِ درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبد الوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہو گئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمد للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولٰینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبد الستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ر شوال ۱۴۱۸ھ کو ممبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیر مفتیٔ اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ ہجری

فروغِ اہلسنّت کیلئے امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں ۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں

② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں

③ مدرّسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں

④ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

⑤ اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً ومناظرۃً اشاعتِ دین ومذہب کریں

⑥ حمایتِ مذہب و ردِ بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنّفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں

⑦ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مُفت تقسیم کئے جائیں۔

⑧ شہروں شہروں آپکے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعدار کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

⑨ جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرّر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

RAZA OFFSET Mumbai-3 • Tel.: 23456313